عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

جلد: ۴۲ | ۷ تا ۱۴ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۲۳ء | شمارہ: ۳۶

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

پاکستان کی معیشت پر دباؤ عالمی قوتوں کی جانب سے ہے: مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ

سودی نظام سے جان چھڑائے بغیر معیشت مضبوط نہیں ہوسکتی: جناب سراج الحق

مغربی ممالک قادیانیوں سے متعلق پاکستانی پارلیمنٹ اور اعلیٰ عدالتوں کا متفقہ فیصلہ قبول کریں: مولانا اللہ وسایا

ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

علماء ومشائخ اور دینی وسیاسی قائدین کا سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور میں خطاب

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

ماہِ صفر کو آفتوں کا مہینہ قرار دینا

س:...... کیا صفر کے مہینے میں مصیبتوں اور آفتوں کا نزول ہوتا ہے؟ اسی وجہ سے اس کو نحوست والا سمجھا جاتا ہے۔ کیا یہ بات اسلامی اعتبار سے درست ہے؟

ج:...... واضح رہے کہ صفر کے مہینے کو مصیبتوں اور آفتوں کا مہینہ قرار دینا بے بنیاد ہے۔ شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں، بلکہ یہ تو مشرکین مکہ کی سوچ تھی۔ مشرکین مکہ ماہِ صفر کو تکلیفوں اور پریشانیوں کا مہینہ سمجھا کرتے تھے، جبکہ اسلام میں اس کی کوئی حقیقت نہیں، نہ قرآن کریم میں ایسی کوئی چیز موجود ہے، نہ ہی حدیث مبارکہ میں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے مصیبتوں اور پریشانیوں کو مہینوں یا دنوں کے ساتھ خاص کیا ہے، بلکہ صحیح احادیث میں تو اس کی نفی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم کی روایت میں ہے:

”ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا صفر ولا ھامۃ۔“ (کتاب الطب، باب: لاصفر وھو داء یاخذ البطن، رقم الحدیث: ۵۷۱۷، صحیح البخاری)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نہیں لگتی بیماری ایک سے دوسرے کو، اور نہ صفر میں کوئی نحوست ہے اور نہ ہامہ کوئی چیز ہے۔

امام ابوداوٗدؒ نے لاصفر کے معنی بیان کئے ہیں کہ: ”قال محمد بن راشد: سمعت ان اھل الجاھلیۃ یستشئمون بصفر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصفر۔“ (کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، رقم الحدیث: ۳۹۱۵، سنن ابی داوٗد)

ترجمہ: ”محمد بن راشد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے: جاہلیت کے لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لا صفر“ یعنی صفر کے مہینے میں کوئی نحوست نہیں۔“

لہٰذا کسی بھی دن، مہینہ کو منحوس سمجھنا گناہ اور زمانۂ جاہلیت کا طریقہ ہے، اس لئے ایسی باتوں کو آگے پھیلانے سے گریز کرنا چاہئے۔

فضول باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے

س:...... اگر ایک شخص دوسرے کو کوئی نیک کام ثواب کی خاطر کرنے کے لئے کہے اور دوسرا شخص انکار کردے اور یہ کہے کہ ”مجھے ثواب نہیں چاہئے“ یا مذاق میں کوئی کہے کہ ”مجھے ثواب نہیں چاہئے“ کیا اس طرح کہنا کفر تو نہیں؟

ج:...... صورت مسؤلہ میں کسی کا یہ کہنا کہ ”مجھے ثواب نہیں چاہئے“ اگرچہ جملہ کفریہ تو نہیں ہے، لیکن نامناسب ضرور ہے۔ لہٰذا اس قسم کی فضول باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

س:...... ایک شخص نے مجھے کچھ رقم صدقہ کی دی تاکہ میں اس سے ضرورت مند لوگوں کے لئے راشن وغیرہ کا انتظام کردوں اور میں نے اس کے کہنے کے مطابق کیا، اس رقم میں سے کچھ ابھی بھی باقی ہے، کیا باقی بچی ہوئی رقم میں کسی مدرسہ میں دے سکتا ہوں؟ مدرسہ میں تعمیری ضرورت کے لئے رقم درکار ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... مدرسہ میں صدقہ کی رقم تو دے سکتے ہیں، مگر جس مد میں جو رقم دی جائے، اسی مد میں اس رقم کو خرچ کرنے کا حکم ہے، لہٰذا اگر آپ اس شخص سے مدرسہ کی تعمیر کی مد میں استعمال کرنے کی اجازت لے لیں تو پھر آپ تعمیر مدرسہ کی مد میں رقم دے سکتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۲ — ۷ تا ۱۴ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۲۳ء — شمارہ:۳۶

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجویؒ	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین	۸	مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ
سیرتِ خاتم النبیین ﷺ (۲)	۹	مفتی صہیب احمد قاسمی
حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ	۱۳	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشاؒ
سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لاہور	۱۶	رپورٹ: مولانا عبدالنعیم
دعوتی وتبلیغی اسفار	۱۹	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
نعت رسول مقبول ﷺ	۲۶	حضرت قاری محمد طیب قاسمیؒ

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِنبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۵۰ فصل:....۲ ہجری کے سرایا

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے دس سرایا میں سے یہ پہلا سریہ تھا۔

۶:.... سریہ عبداللہ بن جحشؓ:.... اسی سال جمادی الاخریٰ کے اَواخر میں غزوۂ بدرِ صغریٰ اور غزوۂ بدرِ کبریٰ کے مابین ہی ہجرت سے سولہ مہینے بعد عبداللہ بن جحش بن ریاب کا سریہ بھیجا گیا، یہ عبداللہ بصیغۂ تکبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اُمیمہ کے صاحبزادے اور اُمّ المؤمنین زینب بنتِ جحش کے بھائی ہیں، رضی اللہ عنہما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آٹھ اور بقولِ بعض بارہ، مہاجرین کی معیت میں ''بطنِ نخلہ'' بھیجا۔

بطنِ نخلہ:.... مکہ سے ایک دن کی مسافت پر مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے، وہاں مسلمانوں کا کفار سے مقابلہ ہوا، اور مقابلے کی تاریخ میں التباس ہوا کہ جمادی الاخریٰ کی آخری تاریخ ہے یا رجب کی پہلی؟ بہرحال لڑائی میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کافروں سے مالِ غنیمت ہاتھ آیا، حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ (خمس) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نکال کر باقی اپنے رُفقاء کے درمیان تقسیم کردیا، اسلام میں یہ پہلا خمس نکالا گیا، خمس کا حکم ابھی تک نازل نہیں ہوا تھا، بعد میں حضرت عبداللہ بن جحشؓ کے عمل کے مطابق نازل ہوا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یہ حضرات سارا مالِ غنیمت مدینہ لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ نخلہ کے مالِ غنیمت کی تقسیم کو موقوف رکھا، تا آنکہ غنیمتِ بدر کے ساتھ ملاکر اسے تقسیم کیا، اور ہر قوم کو ان کا حق دیا۔

۷:.... سریہ عمیر بن عدیؓ:.... اسی سال غزوۂ بدر کے بعد ۲۴ رمضان کو حضرت عمیر بن عدی الخطمی رضی اللہ عنہ کو عصماء بنتِ مروان زوجۂ یزید بن زید بن حسن الخطمی کے قتل کے لئے بھیجا، یہ بنواُمیہ بن زید کے خاندان سے تھی اور سبّ وشتم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیا کرتی تھی، اس کے لئے ہجویہ اَشعار کہتی اور کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف آمادۂ قتال کرتی تھی، چنانچہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے باوجودیکہ آنکھوں سے معذور تھے اسے موقع پاکر قتل کردیا، اس کے صلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''بصیر'' یعنی بینا رکھا۔

۸:.... سریہ سالم بن عمیرؓ:.... اسی سال شوال میں حضرت سالم بن عمیر بن ثابت رضی اللہ عنہ کو، جنھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر اور دیگر غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے، ''ابوعفک'' عین مہملہ اور فا دونوں کے فتحہ کے ساتھ، ایک یہودی کی طرف بھیجا، یہ ایک سوبیس سال کا بڈھا یہودی بنوعمرو بن عوف کے خاندان سے تھا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناشائستہ اَشعار موزوں کرتا تھا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اس کو خفیۃً قتل کردیا اور سالمؓ صحیح سالم واپس آگئے۔ بعض لوگوں نے اس سریہ کا ذکر مذکورہ بالا سریہ قتلِ عصماء سے قبل کیا ہے۔

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ولی کامل، ہزاروں علماء وصلحاء کے پیرومرشد، جمعیت علماء اسلام پاکستان صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا سائیں عبدالصمد صاحب ہالیجوی نوراللہ مرقدہٗ اس دنیا فانی میں ۸۰ سال گزارنے کے بعد ۱۱ صفرالمظفر ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۲۰۲۳ء بروز منگل داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے عالم بقا کی طرف روانہ ہوگئے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، إن للہ ما أخذ ولہ ما أعطی وکل شيء عندہ بأجل مسمّٰی۔

صوبہ سندھ میں بسنے والا ہر باشعور اور متدین آدمی جانتا ہے کہ سندھ کی قدیم خانقاہوں میں سے خانقاہ ہالیجی شریف کو بلند پایہ مقام اور مرتبہ حاصل ہے، جس کے پہلے جانشین مجاہد صفت عالم دین حضرت مولانا تاج محمود امروٹی قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز قطب زمانہ حضرت مولانا حماداللہ ہالیجوی نوراللہ مرقدہٗ تھے، اس کے بعد ان کے بیٹے مولانا محمود اسعد رحمہ اللہ تھے، اور ان کے بعد مولانا عبدالصمد ہالیجوی رحمہ اللہ تھے، آپ زہد وتقویٰ کے پیکر، سادہ مزاج، سادہ بودوباش کے حامل تھے، اپنی پیرانہ سالی اور کئی عوارض کے باوجود آپ نے سندھی میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جو ابھی طباعت کے مراحل طے کررہا ہے، ان شاء اللہ! یہ ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنے گا۔ آپ سندھ اور بلوچستان کے کئی مدارس کے سرپرست بھی تھے۔

آپ اپریل ۱۹۴۳ء میں ہالیجی شریف میں حضرت مولانا سائیں محمود اسعد ہالیجوی کے گھر پیدا ہوئے تھے، آپ کا نام آپ کے دادا، جنگ آزادی ہند کے عظیم مجاہد، پیرومرشد، ولی کامل حضرت مولانا سائیں حماداللہ ہالیجویؒ نے ''عبدالصمد'' تجویز کیا تھا۔ آپ انڈھڑ قوم سے تعلق رکھتے تھے، آپ کے آباء واجداد راجستھان انڈیا سے بہاولپور ہجرت کرکے آئے اور پھر وہاں سے پنوعاقل میں آباد ہوئے، آپ نے جب آنکھ کھولی تو آپ کے اردگرد تصوف کا ہی روحانی اور نورانی ماحول تھا، جس میں آپ پلے بڑھے اور ایک وقت آیا کہ آپ خانقاہ کے سجادہ نشین ہوئے اور آپ نے ایک کثیر مخلوق کو اپنے انوارات سے واصل باللہ کیا۔

ناظرہ قرآن مجید اور درسِ نظامی کی ابتدائی کتب اپنے والد ماجدؒ سے پڑھی تھیں، اور اس کے بعد خانقاہ ہالیجی شریف ہی میں مولانا عبدالمجید نجارؒ، مولانا محمد صدیق ہنجراہؒ سے پڑھنے کے بعد رحیم یارخان کا سفر اختیار فرمایا تھا اور مولانا عبدالغنی جاجرویؒ (رحیم یارخان) سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا۔ حضرت مولانا عبدالکریم بیرشریف (قمبر شہدادکوٹ) سابق مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان کی شاگردی کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا تھا۔

جامعۃ مدینۃ العلوم حمادیہ پنوعاقل میں دوسال پڑھنے کے بعد آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لیا تھا، وہاں ۱۹۶۸ء میں شیخ المعقول والمنقول حضرت مولانا رسول خان صاحب ہزارویؒ اور شیخ الحدیث والادب حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے دورہ حدیث کی تکمیل فرمائی تھی۔

دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد آپ نے تین سال تک جامعہ مدینۃ العلوم حمادیہ پنوعاقل میں پڑھایا اور پھر خانقاہ ہالیجی شریف تشریف فرما ہو کر تدریس کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۳ء تک صحیح بخاری شریف پڑھاتے رہے۔

اپریل ۱۹۸۰ء میں والد گرامی حضرت مولانا سائیں محمود اسعد ہالیجویؒ کی وفات کے بعد خانقاہ اور مدرسہ کی ساری ذمہ داری آپ نے تاحیات احسن طریقہ سے نبھائی۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان سے تعلق اور وابستگی آپ کو ورثہ میں ملی تھی، آپ کے دادا مرحوم حضرت مولانا سائیں حماد اللہ ہالیجویؒ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے بانی رہنماؤں میں تھے، جبکہ آپ کے والد محترم جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سکھر ڈویژن کے امیر تھے۔ آپ نے بھی مریدین و متوسلین کی اصلاح اور درس وتدریس کے ساتھ ساتھ میدانِ سیاست میں بھی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء اور تحریک بحالی جمہوریت ۱۹۸۳ء میں آپ پیش پیش رہے تھے۔ ۱۹۸۲ء میں آپ کو جمعیت علماء اسلام پاکستان کی مرکزی شوریٰ کا رکن مقرر کیا گیا تھا۔ ۱۹۸۵ء میں ضلعی امیر اور ۱۹۹۰ء سے تا وفات مسلسل صوبائی امیر تھے۔ ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۰ء کے عام انتخابات میں پنوعاقل سے قومی اسمبلی کے امیدوار تھے، جب کہ ۱۹۹۳ء کے الیکشن میں سکھر کی سیٹ پر الیکشن لڑا تھا۔

راقم الحروف کو ویسے تو کئی بار حضرت کی زیارت نصیب ہوئی، لیکن ایک بار سکھر میں ایک کانفرنس کے موقع پر حضرت سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور فرمایا کہ میں آپ کے اداریئے اور مضامین پڑھتا رہتا ہوں، جس سے دل کو بہت خوشی ہوتی ہے، اور اسی موقع پر حضرت نے درگاہ ہالیجی شریف آنے کا بھی فرمایا، میری محرومی کہ حضرت کی زندگی میں وہاں نہ جاسکا، آپ کے وصال کے بعد تعزیت کے لیے جانا نصیب ہوا۔

آپ ایک عرصہ سے علیل تھے۔ آپ کی وفات حسرت آیات آپ کے لواحقین، مریدین، متوسلین، جمعیت علماء اسلام پاکستان کے راہنماؤں اور لاکھوں کارکنوں کے لیے دلی صدمہ اور ناقابل ازالہ نقصان ہے۔ ان صدمات کے مرحلوں میں اللہ جل جلالہ کی مرضی پر راضی رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس کا مکین بنائے، آمین۔

ادارہ حضرتؒ کے پسماندگان اور متعلقین سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھتا ہے اور باتوفیق حضرات سے حضرتؒ کے لیے ایصالِ ثواب کی درخواست کرتا ہے۔

سعید احمد بن خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سابق سجادہ نشین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہٗ کے چوتھے نمبر کے صاحبزادے اور موجودہ سجادہ نشین صاحبزادہ حضرت مولانا خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ کے چھوٹے بھائی محترم جناب صاحبزادہ سعید احمد اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ۱۵ ؍صفر المظفر ۱۴۴۵ھ مطابق ۲ ؍ستمبر ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ انتقال فرماگئے، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ و لہ ما أعطی و کل شيء عندہ بأجل مسمّی۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہٗ کی پہلی اہلیہ سے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں۔ پہلی اہلیہ کے انتقال کے بعد حضرت نے دوسرا نکاح کیا، اس سے دو بیٹے ہوئے، بڑے صاحبزادے سعید احمد تھے، جن کا انتقال ہوا ہے۔

آپ کی پیدائش ۸ ؍محرم الحرام ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۷؍مارچ ۱۹۶۹ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے مدرسہ عربیہ سعدیہ خانقاہِ سراجیہ سے حاصل کی، عصری علوم میں میٹرک کیا، پھر دینی وعصری تعلیم کو خیر باد کہہ کر سفر وحضر میں اپنے والد کی خدمت میں مصروف رہے۔ حضرت خواجہ خان محمد قدس سرہٗ کے زندگی بھر کے خدمت گزار لالہ عابد مرحوم ہوا کرتے تھے، ان کی رحلت کے بعد بھائی سعید احمد نے اس خدمت کو اپنے لیے ایک اعزاز اور سعادت سمجھا، اسی طرح آپ خانقاہ شریف کے جملہ امور میں حصہ لیتے تھے، آپ نے بیعت اپنے والد ماجد حضرت خواجہ خان محمد قدس سرہٗ سے کی، آپ کے اوصاف کے بارہ میں مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنی کتاب ’’تذکرہ خواجۂ خواجگان‘‘ میں لکھا ہے:

’’ماشاء اللہ بہت متشرّع ہیں، نماز، روزہ کے پابند، حضرت والد صاحب قبلہؒ کے بہت ہی چہیتے صاحبزادے ہیں۔ حضرت قبلہؒ کی خدمت کو حرزِ جان بنالیا۔ حضرت قبلہؒ کے زمانۂ حیات میں خانقاہ شریف کے لنگر خانے کا نظام ان کے سپرد رہا۔ ویسے بھی بہت منتظم مزاج ہیں، برادری اور خانقاہ شریف کے کاموں کے لیے افسران سے میل ملاپ رکھنا اور ان سے کام لینے کا ان کو ڈھنگ آتا ہے۔ سیاست میں اُترے تو ایک بار ناظم بھی منتخب ہوئے، سیاست میں ان کی رائے کو احترام کا درجہ حاصل ہے۔ مقدر کے دھنی ہیں، مٹی پر ہاتھ رکھ دیں تو سونا ہو جاتا ہے۔ سراجیہ سی این جی اور دیگر کئی کام شروع کر رکھے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے ان پر رزق کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ خود زیادہ نہیں پڑھے تو اَب وہ تمام حسرت اپنی اولاد پر نکال رہے ہیں۔ انہیں پڑھنے کے لیے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخل کر رکھا ہے۔ ایک سیاست دان یا برادری کے ملک وڈیرے والی صلاحیتیں ان میں موجود ہیں۔‘‘

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑا ہے۔

آپ کے بڑے بھائی صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد دامت برکاتہم نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماہ ستمبر کی مناسبت سے جو ملک بھر میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے پروگرام منعقد ہو رہے ہیں، اسی سلسلہ میں کوئٹہ کانفرنس میں شرکت فرما کر حیدر آباد اور کراچی کانفرنسوں میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے، جمعہ کو ایئر پورٹ سے سیدھا حیدر آباد کانفرنس میں شرکت کی، رات کو دو بجے کانفرنس کی دعا کرائی، پھر درگاہِ عالیہ ہالیجوی شریف کے سجادہ نشین سائیں عبدالصمد نور اللہ مرقدہٗ کی تعزیت کے لیے دو گاڑیوں میں سوار ایک قافلہ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا مفتی خالد محمود اور راقم الحروف ایک گاڑی میں اور دوسری گاڑی میں صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا تجمل حسین صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ اور حضرت کے دوست جناب عبدالقادر کریو صاحب تھے، نو بجے درگاہ ہالیجی شریف پہنچے، وہاں تعزیت کی، واپسی پر مجلس کے دفتر پنو عاقل میں کچھ دیر آرام کیا اور واپس کراچی آتے ہوئے تقریباً دو بجے کے قریب صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کو اپنے بھائی کی وفات کی خبر ملی، آپ نے حضرت قاضی صاحب کے فون پر قاضی صاحب اور مولانا اللہ وسایا صاحب کو بتایا۔ اتفاقاً خواجہ خلیل احمد صاحب بھی کراچی میں تھے، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ سعید احمد خود ہی گاڑی ڈرائیو کر کے میانوالی شہر گئے، وہاں اچانک دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر کے پاس آپ کو لے جایا گیا تو ڈاکٹر صاحب نے تصدیق کی کہ آپ کی روح جسد خاکی سے پرواز کر گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائے، آپ کے پسماندگان کی کفالت فرمائے، اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد دنیا کی رُت بدل گئی، انسانوں کے مزاج بدل گئے، لوگوں میں خدا کی محبت کا شعلہ بھڑکا، خداطلبی کا ذوق عام ہوا، انسانوں کو ایک نئی دھن (خدا کو راضی کرنے اور خدا کی مخلوق کو خدا سے ملانے اور اس کو نفع پہنچانے کی) لگ گئی۔ جس طرح بہار یا برسات کے موسم میں زمین میں روئیدگی، سوکھی ٹہنیوں اور پتیوں میں شادابی اور ہریالی پیدا ہوجاتی ہے، نئی نئی کونپلیں نکلنے لگی ہیں اور درودیوار پر سبزہ اگنے لگتا ہے، اسی طرح بعثت محمدی کے بعد قلوب میں نئی حرارت، دماغوں میں نیا جذبہ اور سروں میں نیا سودا سما گیا، کروڑوں انسان اپنی حقیقی منزلِ مقصود کی تلاش اور اس پر پہنچنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے انسانیت صدیوں کی نیند سوتے سوتے بیدار ہوئی اور اب اسے خداطلبی اور خداشناسی کے سوا کوئی کام ہی نہ تھا، شہر شہر، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں، بڑی تعداد میں ایسے خدامست، عالی ہمت، عارفِ کامل، داعیٔ حق اور خادم خلق، انسان دوست، ایثار پیشہ انسان نظر آتے ہیں، جن پر فرشتے بھی رشک کریں۔ انہوں نے دلوں کی سرد انگیٹھیاں گرما دیں، عشق الٰہی کا شعلہ بھڑکا دیا، علوم وفنون کے دریا بہادیئے، علم ومعرفت کی محبت کی جوت جگادی اور جہالت ووحشت، ظلم وعداوت سے نفرت پیدا کردی، مساوات کا سبق پڑھایا، دکھوں کے مارے اور سماج کے ستائے ہوئے انسانوں کو گلے لگایا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بارش کے قطروں کی طرح ہر چپۂ زمین پر ان کا نزول ہوا ہے اور ان کا شمار ناممکن ہے۔

آپ ان کی کثرت (کمیت) کے علاوہ ان کی کیفیت کو دیکھئے، ان کی ذہنی پرواز، ان کی روح کی لطافت اور ذکاوت اور ان کے ذوقِ سلیم کے واقعات پڑھئے، انسانوں کے لئے کس طرح ان کا دل روتا اور ان کے غم میں گھلتا ہے، کس طرح ان کی روح سلگتی تھی، انسانوں کو مصیبت سے نجات دلانے کے لئے وہ کس طرح اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالتے اور اپنی اولاد اور متعلقین کو آزمائش میں مبتلا کرتے تھے، ان کے حاکموں کو اپنی ذمہ داری کا کس قدر احساس اور محکوموں میں اطاعت وتعاون کا کس قدر جذبہ تھا، ان کے ذوقِ عبادت، ان کی قوت دعا، ان کے زہدوفقر، جذبۂ خدمت اور مکارم اخلاق کے واقعات پڑھئے! نفس کے ساتھ ان کا انصاف، اپنا احتساب، کمزوروں پر شفقت، دوست پروری، دشمن نوازی، ہمدردی، خلائق کے نمونے دیکھئے، بعض اوقات شاعروں اور ادیبوں کی قوت متخیلہ بھی ان بلندیوں تک نہیں پہنچتی، جہاں وہ اپنے جسم وعمل کے ساتھ پہنچے۔ اگر تاریخ کی مستند اور متواتر شہادت نہ ہوتی تو یہ واقعات قصے کہانیاں اور افسانے معلوم ہوتے۔ یہی درحقیت انقلاب عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم معجزہ اور آپ کی ’’رحمۃ للعالمینی‘‘ کا کرشمہ ہے۔

(حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کی کتاب ’’نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ حصہ دوم سے اقتباس)

سیرت

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزشتہ سے پیوستہ

مفتی صہیب احمد قاسمی

کچھ اہم واقعات: ۲ھ میں ہجرت کے سترہ مہینہ بعد بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کے بعد تحویل قبلہ ہوا۔ ۲ھ میں روزہ فرض کیا گیا، ۴ھ میں شراب حرام ہوئی۔

فتح مکہ وغزوۂ حنین: ۸ھ میں اسلامی تاریخ کا وہ واقعہ فتحِ مکہ پیش آیا جس سے کلی طور پر اسلام کو عرب میں غلبہ حاصل ہو گیا اور مشرکین کا سارا زور ٹوٹ گیا، فتح مکہ کے بعد واپسی میں غزوۂ حنین پیش آیا جس میں پہلی بار مسلمان تعداد میں بارہ ہزار اور کفارِ طائف چار ہزار تھے ورنہ ہر غزوہ میں مسلمان کم اور دشمن کی تعداد دوگنا، تین گنا ہوتی تھی۔

اشیاء الرسول اور ان کے اسماء: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ تھی کہ آپ اپنی چیزوں کا نام رکھ دیا کرتے تھے زاد المعاد میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے بہت سی چیزوں کے نام شمار کرائے ہیں۔ امام اہلِ سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "سیرۃ نبویہ" میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشیاء مبارکہ کے اسماء بیان کیے ہیں، نیز دوسرے سیرت نگار علماء نے بھی اس ضمن میں کام کیا ہے، انہیں کتب سیرت ومضامین سیرت سے مندرجہ ذیل اشیاء کے اسماء کا ذکر پیش کیا جا رہا ہے۔

(۱) عمامہ شریف کا نام سحاب تھا۔

(۲) دو پیالے لکڑی اور پتھر کے تھے، ایک کا نام ریان اور دوسرے کا نام مضیّب تھا۔

(۳) آبخورہ تھا جس کا نام صادِر تھا۔

(۴) خیمہ تھا جس کا نام رِکی تھا۔

(۵) آئینہ تھا جس کا نام مُدِلہ تھا۔

(۶) قینچی تھی جس کا نام جامع تھا۔

(۷) جوتی مبارکہ تھی جس کا نام ممشوق تھا۔

(۸) ایک زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دس گھوڑے تھے "سکب" نامی گھوڑے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ اُحد میں سوار تھے ایک گھوڑے کا نام لزاز تھا، جس کو شاہ اسکندریہ مقوقش نے ہدیتاً بھیجا تھا، باقی گھوڑوں کے نام یہ ہیں: ظرب، ورد، ضریس، ملاوح، سبحہ، بحر۔

(۹) تین خچر تھے ایک کا نام دُلدل تھا حبشہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا آپ نبوت کے بعد اسی پر پہلے پہل سوار ہوئے۔ آپ کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما اس پر سوار ہوتے تھے ان کے بعد محمد بن حنفیہؒ کے پاس رہا، دوسرے خچر کا نام فِضّہ تھا جس کو صدیقِ اکبرؓ نے ہدیہ کیا تھا۔ تیسرے کا نام اِیلیہ تھا شاہِ ایلہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔

(۱۰) ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔

(۱۱) سواری کی دو اونٹنیاں تھیں، ایک کا نام قصواء اور دوسری کا نام عضباء تھا، ہجرت کے وقت آپ قصواء پر سوار تھے اور حجۃ الوداع کا خطبہ بھی اسی پر سوار ہو کر دیا تھا۔

(۱۲) دو بکریاں خاص دودھ کے لیے تھیں ایک کا نام غوثہ اور دوسری کا نام یمن تھا۔

(۱۳) ایک سفید رنگ کا مرغ بھی تھا جس کا نام "منقول" تھا۔

(۱۴) کل نو تلواریں تھیں۔ ذوالفقار نام کی تلوار غزوۂ بدر کے مال غنیمت میں ملی تھی باقی تلواروں کے نام یہ تھے: قلعی، بتار، قسف، مخذم، رسوب، عضب، قضیب۔

(۱۵) چار نیزے تھے ایک کا نام ان میں سے "شوے" تھا اور بیضاء نام کا ایک بڑا حربہ تھا (جو نیزے سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

(۱۶) عرجون نام کی خمدار لاٹھی تھی، چار کمانیں تھیں ایک کا نام "کتوم" تھا۔

(۱۷) ترکش کا نام "کافور" اور ڈھال کا نام "زلوق" تھا۔

(۱۸) ایک خود تھا اس کا نام "ذوالسبوع" تھا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اشیاء

مبارکہ کے اسماء سے معلوم ہوا کہ چیزوں کا نام رکھنا سنت ہے۔ یوں تو متمول افراد شوق سے اپنے کتوں کے نام رکھتے ہیں اور یہ سنت کی پیروی میں نہیں بلکہ یورپ کی تقلید میں، ورنہ دوسری اشیاء کے نام بھی رکھتے بعض گھروں میں بکرا وغیرہ پالنے کا شوق ہوتا ہے اور ان کے نام بھی رکھ دیئے جاتے ہیں عموماً یہ بھی اتباع سنت کے بجائے شوقیہ ہوتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور ان کے نام: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف زمانوں میں کل ملا کر ستائیس غلام تھے آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا تھا بلکہ غلاموں کی آزادی کی تحریک بھی آپ کے مشنِ نبوت کا ایک حصہ تھی، آخری وقت میں جب کہ مرض الوفات میں تھے غشی طاری ہو جاتی تھی جب افاقہ ہوتا تو زبانِ مبارک پر صرف دو جملہ ہوتا تھا ”الصلاۃ الصلاۃ، العبید العبید“۔

آپ کے غلاموں کے نام یہ تھے۔ زید بن حارثہؓ ان کو آپ نے اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا اور زید بن محمد کہلاتے تھے پھر جب متبنّٰی سے متعلق آیت نازل ہوئی، تو اپنے والد حارثہ کی طرف منسوب ہونے لگے۔

اسامہ بن زید، ثوبان، ابوکبشہ، انیسہ، شقران، رباح، یسار، ابورافع، ابومویہبہ، فضالہ، رافع، مدعم، کرکرہ، زید جد ہلال، عبید، طہمان، نابور قبطی، واقد، ہشام، ابوضمیر، ابوعسیب، ابوعبید، سفینہ، ابوہند، الحبشہ، ابوامامہ (رضی اللہ عنہم)

باندیاں: باندیوں کی تعداد دس تھی ان سب کو بھی آپ نے آزاد فرمادیا تھا ان کے نام درج ذیل ہیں:

سلمہ، ام رافع، رضویٰ، اُسیمہ، ام ضمیر، ماریہ، سیرین، ام ایمن میمونہ، خضرہ، خویلہ رضی اللہ عنہن۔ سیرین کو آپ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو تحفہ میں دے دیا تھا (یا کسی اور صحابی کو عطا فرمادیا تھا)۔

خدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یوں تو فدا کارانِ رسول میں سے ہر پروانہ شمع رسالت پر قربان ہونے کو ہر دم تیار رہتا تھا اور کسی بھی ادنیٰ سی خدمت کی سعادت ملنے کو دنیا ومافیہا سے بڑی نعمت سمجھتا تھا، لیکن آپ دوسروں سے کام لینا پسند نہیں فرماتے تھے آپ کے اخلاق حسنہ میں سے تھا کہ اپنا کام خود کرتے تھے پھر بھی آپ کے ذاتی اور گھریلوں کاموں کو انجام دینے کے لیے کچھ خاص خدام تھے جن کی تعداد گیارہ تھی جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:

حضرت انس بن مالکؓ (دس برس تک خادم خاص تھے) ہند بنت حارثہ، اسماء بنت حارثہ، ربیعہ بن کعب، عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر، بلال بن رباح، سعد، ذومخمر (شاہ حبشہ کے بھتیجے) بکسر بن شداخ، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم۔

شاہانِ ممالک کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفراء: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب وعجم کے شاہانِ ممالک اور سربراہان حکومت کے پاس دعوتی خطوط بھیجے تھے ان کو ایمان وتوحید اختیار کر کے فلاح یاب ہونے کی دعوت دی تھی جن حضرات صحابہ کرامؓ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ سفیرِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے شہرت پائیں ان کے نام یہ ہیں:

(۱) عمرو بن امیہؓ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس بھیجا۔

(۲) دحیہ کلبیؓ کو قیصر روم ہرقل کے پاس بھیجا۔

(۳) عبداللہ بن حذافہؓ کو کسرائے فارس کے پاس بھیجا۔

(۴) حاطب بن ابوبلتعہؓ کو شاہ اسکندریہ مقوقس کے پاس بھیجا۔

(۵) عمروؓ بن العاص کو شاہ عمان کے پاس بھیجا۔

(۶) سلیط بن عمرؓ کو یمامہ کے رئیس ہودہ بن علی کے پاس بھیجا۔

(۷) شجاع بن وہبؓ کو شاہ بلقا کے پاس بھیجا۔

(۸) مہاجر بن امیہؓ کو حارث حمیری شاہِ حمیر کے پاس بھیجا۔

(۹) علاء بن حضرمیؓ کو شاہ بحرین منذر بن ساوی کے پاس بھیجا۔

(۱۰) ابوموسیٰ اشعریؓ اور معاذ بن جبلؓ کو اہل یمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر روانہ فرمایا۔

کاتبین وحی رسالت: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے، اُمّی ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی امتیاز ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کی ایک واضح دلیل ہے کہ ایک اُمّی لقب رسول نے دنیائے انسانیت کو ایسا کلام دیا جس کی فصاحت وبلاغت اور لذت وحلاوت کے سامنے فصحائے عرب سرنگوں نظر آتے ہیں اور قیامت تک دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ لہٰذا جب قرآن مجید کی آیات کریمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل ہوتی تھیں تو

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مختلف صحابہ کرامؓ سے ان کی کتابت کرواتے تھے کاتبین وحی کے اسماء حسب ذیل ہیں، نیز انھیں میں سے خطوط و فرامین لکھنے والے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، اُبی بن کعب، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید، حنظلہ بن ربیع، زید بن ثابت، معاویہ بن ابی سفیان، شرجیل بن حسنہ۔ رضی اللہ عنہم۔

جن کو خصوصیت حاصل تھی: حضرت زید بن حارثہ اور ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے حددرجہ پیار فرماتے تھے، جب زیدؓ بن حارثہ کہیں سفر سے واپس آتے تو فرطِ شوق سے لپک کر گلے لگاتے تھے، حضرت اسامہؓ بن زید کی کسی بات کو رد نہیں کرتے تھے، یہ حب الرسول سے مشہور تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ان سے سفارش کراتے تھے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ فرمایا: ’’سلمان منا اھل بیت‘‘ کہ سلمان ہم اہلِ بیت میں سے ہیں۔ حضرت بلال اور حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم محبوبین مخصوصین میں شمار ہوتے تھے۔

ازواج مطہرات: وفات کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کل نو ازواج مطہرات تھیں، یہ بیویاں تھیں جن کے فضائل قرآن کریم میں آئے ہیں کہ تم عام عورتوں کی مانند نہیں ہو، ینساء النبی لستن کأحدٍ من النساء (سورہ احزاب) یہ حرم نبی ہیں ان کو دنیا کی تمام عورتوں میں خصوصی امتیاز وفضیلت حاصل ہے۔

(۱) حضرت سودہ بن زمعہ رضی اللہ عنہا، ان سے قبلِ ہجرت نکاح فرمایا۔

(۲) حضرت عائشہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا، ان سے بھی ہجرت سے قبل نکاح ہوا اور رخصتی مدینہ میں ایک ہجری میں ہوئی۔

(۳) حضرت حفصہ بن عمر رضی اللہ عنہا، ان سے شعبان ۳ھ میں نکاح فرمایا۔

(۴) حضرت ام سلمہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہا، ان سے شعبان ۴ھ میں نکاح فرمایا۔

(۵) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، ان سے ۵ھ میں نکاح فرمایا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔

(۶) حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، ان سے ۶ھ میں نکاح فرمایا اور خلوت ۷ھ میں ہوئی۔

(۷) حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، ان سے ۶ھ میں نکاح فرمایا۔

(۸) حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ عنہا، ان سے ۷ھ میں نکاح فرمایا۔

(۹) حضرت صفیہ بنت حی بنت اخطب رضی اللہ عنہا، ان سے ۷ھ میں نکاح فرمایا، یہ یہودی سردار کی صاحبزادی تھیں۔

(۱۰) حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، آپ نے سب سے پہلے انھیں کی خواہش و پیغام پر نکاح کیا تھا جب کہ آپ کی عمر شریف ۲۵ سال تھی اور وہ بیوہ چالیس سال کی باعزت مال دار خاتون تھیں آپ کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انہیں کے

قاری سعید احمد لانگ جلال پور پیروالا

قاری سعید احمد جلال پور پیروالا کی لانگ برادری سے تعلق رکھتے تھے، حفظ جامعہ خیر المدارس ملتان کے بزرگ مولانا حافظ عبدالرحیمؒ سے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیمی ادارہ دارالہدیٰ پرمٹ علی پور میں ۱۷ سال تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جلال پور پیروالا کے سول ہسپتال کی جامع مسجد میں چھ سال امامت کی، چک نمبر ۱۴ ہیڈ راجگان منڈی یزمان میں آٹھ سال سے امامت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ۲۳؍جولائی ۲۰۲۳ء کو عشا کی نماز کے لئے وضو کیا، مسجد میں تشریف لائے۔ نماز میں چند منٹ باقی تھے۔ نماز کی انتظار میں کرسی پر بیٹھ گئے کہ دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اگلے روز ۲۴؍جولائی کو ان کے آبائی علاقہ بہادر پور چاہ محمد علی والا میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی، جنازہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی مدظلہ کے چچازاد بھائی تھے۔ ساری زندگی قرآن پاک کی تعلیم و تعلم میں گزاری، آپ کی عمر ۵۰ سال تھی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بچیاں اور دو بچے سوگوار چھوڑے، اللہ پاک ان کی خدمات کو قبول فرمائیں اور جنت الفردوس میں بغیر حساب داخلہ نصیب فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

بطن سے ہیں، یہ ہجرت سے قبل وفات پاگئی تھیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بہت قدر فرماتے تھے، ہمیشہ یاد کرتے رہے۔

(۱۱) حضرت زینب بن خزیمہ رضی اللہ عنہا ان سے ۳ھ میں نکاح فرمایا مگر دو یا تین ماہ کے بعد یہ وفات پاگئیں۔

اولادالرسول صلی اللہ علیہ وسلم: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جن کا نکاح ابوالعاص سے ہوا تھا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان دونوں صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا پہلے رقیہؓ سے، ان کی وفات کے بعد ام کلثومؓ سے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور سب سے محبوب صاحبزادی تھیں، ان کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا تھا۔

انہیں صاحبزادی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب چلا ہے، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما انہیں کے بطن سے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ کو جاری رکھنے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ جن کا لقب طاہر اور طیب ہے اور حضرت قاسم یہ دونوں صاحبزادے بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے، ہجرت سے قبل مکہ میں وفات پاگئے حضرت ابراہیمؓ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے یہ دو تین سال کے بعد وفات پائے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک جھلک ہے، سیرت مبارکہ کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مسلمان نمونہ کامل بنانے پر قادر نہیں ہوگا، آپ جہاں داعی برحق ہیں تو وہیں انسانِ کامل بھی ہیں۔ آپ شوہر بھی ہیں، آپ باپ بھی ہیں، آپ خسر بھی ہیں، آپ داماد بھی ہیں، آپ تاجر بھی ہیں، آپ قائد بھی ہیں، آپ سپہ سالار بھی ہیں، آپ مظلوم بھی ہیں، آپ مہاجر بھی ہیں، آپ نے زخم بھی کھائے، آپ نے مشقت بھی جھیلی، آپ نے بھوک بھی برداشت کی، آپ نے بکریاں بھی چرائیں، آپ نے سیادت بھی فرمائی، آپ نے معاملات بھی کیے، آپ نے لین دین بھی فرمایا، آپ نے قرض بھی لیا، آپ نے ایک انسان کی حیثیت سے معاشرہ کا ہر وہ کام کیا جو ایک انسان فطری طور پر کرتا ہے۔ اس لیے آپ کو نمونہ بنائے بغیر نہ کوئی کامیاب باپ، شوہر، خسر، داماد، تاجر و سپہ سالار بن سکتا ہے اور نہ ہی حق تعالیٰ کی کما حقہ اپنی طاقت بھر اطاعت وعبادت کرسکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ حیاتِ انسانی کے ہر گوشہ کا کامل احاطہ کرتی ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم ، شمارہ 3 ، جلد: 92، ربیع الاول 1429 ہجری مطابق مارچ 2008ء) ☆☆

قاری سعید احمد خان کی وفات

مولانا قاری سعید احمد خان لنگاہ برادری سے تعلق رکھتے تھے، جلال پور پیروالا کے علاقہ کیھر واہ آبائی علاقہ ہے۔ ابتدائی کتابیں جامعہ محمودیہ قصبہ مڑل میں پڑھیں، جس کے بانی تبلیغی جماعت کے مشہور بزرگ مولانا عبدالرحیم میواتیؒ تھے۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ خیرالمدارس ملتان سے کیا۔ دورۂ حدیث شریف میں آپ کے اساتذۂ کرام محدث اعظم حضرت علامہ محمد شریف کشمیریؒ، عارف باللہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ، مولانا منظور احمدؒ، مولانا بشیرالحق کشمیریؒ تھے۔ (دورۂ تفسیر امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ گوجرانوالہ سے پڑھا) علوم اسلامیہ سے فراغت کے بعد آپ شجاع آباد کی بودلہ کالونی میں تحفیظ قرآن کی خدمات سرانجام دیتے رہے، سینکڑوں بچوں نے قرآن پاک حفظ کیا۔ کافی عرصہ سے دعوت وتبلیغ سے مستقل وابستگی اختیار کرلی اور شجاع آباد کے تبلیغی مرکز میں مقیم ہوگئے۔ ابھی تبلیغی چلہ چالیس روزہ میں چل رہے تھے کہ اطلاع ملی کہ ان کے ماموں وفات پاگئے، تو ماموں کے جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ۱۲/اگست کو ماموں کی نماز جنازہ کی امامت کی اور ۱۳/اگست صبح کی نماز پڑھی، تندرست وتوانا تھے کہ ۱۳/اگست ۲۰۲۳ء کو صبح ۱۰ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۶۴ سال کی عمر میں رحلت فرماگئے۔ آپ کی نماز جنازہ میں جامعہ خیرالمدارس ملتان کے صدر مفتی مولانا مفتی محمد عبداللہ، جلال پور پیروالا اور شجاع آباد کے علمائے کرام، حفاظ وقرأ اور سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی، نماز جنازہ کی امامت آپ کے قریبی عزیز مولانا غلام اللہ نے کی اور علاقائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے، دو بیٹیاں، بہنیں اور بھائی سوگوار چھوڑے راقم نے سفر سندھ پر جاتے ہوئے ۱۴/اگست کو ان کے ورثا سے تعزیت کی اور دعائے مغفرت کی۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

”صُوَرٌ مِنْ حَيَاةِ الصَّحابة“

زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہ کی

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہیے جو وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنے میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے؛ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی، وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے، اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)
مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ ایک ایسے خاندان کے چشم و چراغ تھے جس کے ایک ایک شخص سے ایمان کی خوشبو پھوٹتی تھی اور ان کی نشوونما ایک ایسے گھر میں ہوئی تھی جس کے ایک ایک فرد کی لوحِ جبین پر قربانی و فداکاری کے اَن گنت داستانیں رقم تھیں۔

ان کے والد حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ تھے جو یثرب میں مسلمانوں کے ہراول میں شامل تھے۔ وہ ان ستر سعادت مند لوگوں میں سے تھے جو لیلۃ العقبہ میں موجود تھے، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ اس موقع پر ان کے ساتھ ان کی زوجۂ محترمہ اور ان کے دونوں صاحبزادے بھی موجود تھے اور ان کی والدہ تھیں حضرت ام عمارہ نسیبہ مازنیہؓ، وہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے اللہ کے دین کی حفاظت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں ہتھیار اٹھایا تھا اور ان کے بھائی تھے حضرت عبداللہ بن زیدؓ جنہوں نے غزوۂ اُحد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں اپنی جان کی بازی لگادی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر ان لوگوں کے متعلق فرمایا تھا:

”بارک اللہ علیکم من اھل بیتٍ رحمکم اللہ من اھل بیت۔“

ترجمہ: ”تم گھر والوں پر اللہ تعالیٰ اپنی برکت نازل فرمائے، تم گھر والوں پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل کرے۔“

ایمان کا نور حضرت حبیب بن زیدؓ کے دل میں اس وقت جاگزیں ہو چکا تھا جب وہ ابھی اپنی عمر کی ابتدائی منزلیں طے کر رہے تھے، اور قسّامِ ازل کی طرف سے ان کے مقدر میں یہ بات لکھ دی گئی تھی کہ وہ اپنے والدین، خالہ اور بھائی کے ساتھ مکہ جائیں اور ستر خوش بخت اور فرخندہ فال ہستیوں کے ساتھ مل کر اسلام کی تاریخ بنانے میں اپنا کردار ادا کریں، جہاں انہوں نے تاریکی کے پردے میں اپنے ننھے ننھے ہاتھوں کو بڑھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ کی بیعت کی تھی اور اس تاریخ سے اللہ کا رسول ان کو اپنے والدین سے زیادہ محبوب اور اس کا دین ان کے نزدیک اپنی جان سے زیادہ عزیز ہو گیا تھا۔

اپنی کم سنی کے باعث حضرت حبیب بن زیدؓ معرکۂ بدر میں شریک نہیں ہوسکے۔ اسی طرح وہ غزوۂ احد میں شرکت کے شرف سے بھی محروم رہے، کیونکہ اس موقع پر بھی ان کی عمر ہتھیار اٹھانے کی نہیں تھی۔ البتہ اس کے بعد سارے غزوات میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوتا رہا اور ان میں سے ہر ایک میں انہوں نے عزت وغلبہ، مجد وشرف اور فداکاری و جاں سپاری کے لافانی نقوش اور ناقابلِ فراموش کارنامے انجام دیئے۔

لیکن یہ سارے کارنامے اپنی عظمت و دلکشی کے باوجود حقیقت میں اس عظیم الشان کارنامے کی زبردست تیاری کے مختلف مراحل تھے، جس کا ذکر ہم آئندہ سطور میں کرنے والے ہیں، جو آپ کے ضمیر کو اس طرح جھنجھوڑ کر رکھ دے گا، جس طرح وہ زمانۂ نبوت سے لے کر اب تک لاکھوں مسلمانوں کے ضمیر کو جھنجھوڑ چکا ہے اور

جس کی کہانی مرورِ زمانہ کے باوجود آپ کو اسی طرح حیرت و استعجاب سے دوچار کردے گی، جس طرح ان کو کرچکی ہے۔ تو آئیے ہم اس المناک کہانی کو اس کے آغاز سے سنتے ہیں۔

۹ ہجری تک شجر اسلام کا تنا کافی مضبوط و توانا ہوچکا تھا، اس کی شاخیں قوی ہوچکی تھیں اور اس کی جڑیں گہرائیوں میں اُتر چکی تھیں۔ اس سال عرب کے اطراف و جوانب سے مختلف قبائل کے وفود کی آمد کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوچکا تھا۔ یہ وفود مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے، ان کے سامنے اپنے قبولِ اسلام کا اعلان کرتے اور ان کے دستِ مبارک پر سمع و طاعت کی بیعت کرتے تھے۔

انہیں وفود میں بنی حنیفہ کا وہ وفد بھی تھا جو نجد کے بالائی حصے سے آیا تھا۔ اس وفد نے مدینۃ الرسول کے کنارے پڑاؤ ڈالا اور مسیلمہ ابن حبیب نامی ایک شخص کو سامان کی حفاظت کے لئے پیچھے چھوڑ کر دربار نبوی میں حاضری کے لئے روانہ ہوگیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی اور اپنے قبیلے کی طرف سے اسلام کا اعلان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا، ان کی خاطر تواضع فرمائی اور پیچھے رہ جانے والے ساتھی سمیت ان میں سے ہر ایک کے لئے عطیات کا حکم دیا۔

اس وفد کے واپس نجد پہنچنے کے ساتھ ہی مسیلمہ ابن حبیب اسلام سے پھر گیا اور اس نے لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوکر اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بنوحنیفہ کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ محمد بن عبداللہ کو قریش کے لئے بھیجا ہے۔

اس اعلان کے ساتھ ہی بنوحنیفہ کے لوگ مختلف عوامل و داعیات کے تحت اس کے گرد جمع ہونے لگے۔ ان عوامل میں زبردست عامل قبائلی عصبیت کا جذبہ تھا، یہاں تک کہ اس کے سردار نے کہا:

’’میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے اور مسیلمہ جھوٹا ہے، لیکن مجھے بنوربیعہ کا کذّاب بنومُضر کے سچے سے زیادہ پسند ہے۔‘‘

جب مسیلمہ کے بازو مضبوط ہوگئے، اس کا معاملہ قوی ہوگیا اور اس کے متبعین کی تعداد کافی بڑھ گئی تو اس نے اپنے دو آدمیوں کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط بھیجا، جس میں اس نے لکھا تھا کہ:

’’اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے، اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو۔ سلام علیک۔ اما بعد! نبوت کے اس منصب میں آپ کے ساتھ مجھے بھی شریک کیا گیا ہے، لیکن قریش زیادتی کرتے ہیں۔‘‘

جب یہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھ کر سنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں قاصدوں سے پوچھا:

’’تم دونوں اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟‘‘

’’ہم بھی وہی کہتے ہیں جو اس خط میں لکھا ہوا ہے۔‘‘ ان دونوں نے جواب دیا۔

’’خدا کی قسم! اگر سفراً کا قتل جائز ہوتا تو میں دونوں کی گردنیں اُڑادیتا۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ خط لکھ کر انہیں دونوں کے ہاتھ مسیلمہ کے یہاں بھیج دیا۔

’’بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ اِلی مسیلمة الکذاب۔ السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ اما بعد۔ فان الارض للہ یورثها من یشاءُ من عباده والعاقبة للمتقین۔‘‘

ترجمہ: ’’اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کو۔ سلام اس پر جو ہدایت خداوندی کی پیروی کرے۔ امابعد۔ بلاشبہ زمین اللہ کی ہے، اسے جس کو چاہتا ہے، عطا فرماتا ہے اور آخرت کا بہترین انجام متقیوں کے لئے ہے۔‘‘

جب مسیلمہ کا شر حد سے تجاوز کرنے اور اس کا فساد ہر طرف پھیلنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب سمجھا کہ اس کی گمراہی پر زجر وتوبیخ کرتے ہوئے اس کو ایک خط بھیجیں۔ چنانچہ اس خدمت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری اس کہانی کے ہیرو حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا جو اس وقت ایک خوبصورت اور بھرپور جوانی کے مالک اور سرتاپا ایمان کی ایک مکمل تصویر تھے۔

حضرت حبیب بن زیدؓ کسی سستی اور تاخیر کے بغیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہ راستے کے نشیب وفراز کو طے کرتے ہوئے نجد کے بالائی حصے میں واقع بنوحنیفہ کے دیار میں پہنچے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک مسیلمہ کے حوالے کردیا۔

خط کے مندرجات سے آگاہ ہوتے ہی مسیلمہ کا سینہ نفرت اور کینہ سے پُھول گیا اور اس کے زرد اور قبیح چہرے پر شرارت اور غداری کے

آثار نمایاں ہو گئے۔ اس نے حکم دیا کہ حضرت حبیب بن زیدؓ کو پابہ زنجیر کر دیا جائے اور اگلے روز چاشت کے وقت میرے سامنے پیش کیا جائے۔

اگلے روز مسیلمہ نے اپنی مجلس منعقد کی، کرسئ صدارت پر متمکن ہوا، دائیں بائیں اپنے متبعین کے سرغنوں کو بٹھایا اور عوام کو مجلس میں آنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے حضرت حبیب بن زیدؓ کو پیش کرنے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ وہ بوجھل بیڑیوں میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے اس کے سامنے پہنچے اور اس کینہ پرور مجمع میں اپنے لمبے قد، بلند سر اور اونچی ناک کے ساتھ اس طرح تن کر کھڑے ہو گئے، جیسے کوئی مضبوط نیزہ زمین میں سیدھا گاڑ دیا گیا ہو۔

مسیلمہ نے ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا: ’’کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟‘‘ ’’ہاں! انہوں نے فوراً جواب دیا: ’’میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔‘‘ یہ جواب دن کر وہ غصے سے پھٹ پڑا، اس نے پھر پوچھا: ’’اور کیا تم یہ بھی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟‘‘ ’’میرے کان تمہاری یہ بات سننے کے لئے بہرے ہیں۔‘‘ انہوں نے تمسخر آمیز لہجے میں کہا۔

یہ سن کر مسیلمہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ غصے میں اس کے ہونٹ کانپنے لگے اور اس نے اپنے جلاّد کو حکم دیا کہ اس کے بدن کا ایک عضو کاٹ دو، جلاّد نے تلوار کا ایک بھرپور وار کیا اور ان کے جسم کا ایک حصہ کٹ کر زمین پر تڑپنے لگا، اس نے پھر وہی سوال دہرایا۔

’’کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔‘‘

’’ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔‘‘ انہوں نے پھر وہی جواب دیا: ’’اور تم یہ بھی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟‘‘ اس نے دوبارہ وہی سوال کیا:

’’میں کہہ چکا ہوں کہ میرے کان تمہاری یہ بات سننے سے معذور ہیں۔‘‘ انہوں نے جواب دیا۔

اس نے جلاّد کو ان کے جسم کا ایک اور عضو کاٹنے کا حکم دیا، جو کاٹ دیا گیا اور لڑھکتا ہوا پہلے عضو کے پاس جا کر ٹھہر گیا۔ لوگ پورے عرصے میں نگاہیں اٹھائے بڑی حیرت و استعجاب کے ساتھ ان کی ثابت قدمی اور ضد کو دیکھتے رہے۔

مسیلمہ سوال کرتا رہا، جلاّد ایک ایک عضو کاٹتا رہا اور حضرت حبیبؓ بن زید کہتے رہے:

’’میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔‘‘ یہاں تک کہ ان کا آدھا جسم کٹے ہوئے ٹکڑوں کی شکل میں زمین پر بکھر گیا اور آدھا گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں بولتا رہا، پھر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس وقت ان کے پاکیزہ ہونٹوں پر اسی رسول پاک کا نام تھا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام۔ جس کے دستِ مبارک پر انہوں نے عقبہ کی رات میں بیعت کی تھی۔

جب ان کی ماں، حضرت نسیبہ مازنیہ رضی اللہ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر دی گئی تو انہوں نے صرف اتنا کہا:

’’میں نے ایسے ہی مواقع کے لئے اس کو تیار کیا تھا.... اور اس کے بدلے میں اللہ سے بہترین اجر کی توقع کی تھی.... اس نے بچپن میں رسول سے عقبہ کی بیعت کی اور جوان ہو کر ان سے وفاداری کا حق ادا کر دیا.... اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیلمہ پر قابو بخشا تو میں اس کی لڑکیوں کو اس پر نوحہ کرنے کے لئے مجبور کر دوں گی۔‘‘

اور حضرت نسیبہؓ کو جس دن کی تمنا تھی، اس کے آنے میں زیادہ دن نہیں لگے.... ایک روز خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ اعلان ان کے منادی کی زبانی مدینہ منورہ کے تمام گلی کوچوں میں سنائی دے رہا تھا:

’’جھوٹے مدعی نبوت... مسیلمہ کذاب... سے جنگ کے لئے چلو۔‘‘

اور مسلمان تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے اس سے مقابلے کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس فوج میں حضرت نسیبہ مازنیہؓ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن زیدؓ بھی شامل تھے۔ جنگ کے دوران یہ دیکھا گیا کہ حضرت نسیبہؓ ایک بپھری ہوئی شیرنی کی طرح دشمن کی صفوں کو چیرتی ہوئی پکارتی پھر رہی تھیں:

’’کہاں ہے دشمن خدا.... بتاؤ مجھے، کہاں ہے وہ اللہ کا دشمن؟‘‘ اور جب اس کے پاس پہنچیں تو دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہوا ہے اور مسلمانوں کی پیاسی تلواریں اس کے خون سے سیراب ہو رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر ان کا جی خوش ہو گیا اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔ اور کیوں نہ ہوتیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اور متقی فرزند کا انتقام ان کے ظالم اور بدبخت قاتل سے نہیں لے لیا؟ کیوں نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان کا انتقام لے لیا اور وہ دونوں فریق اپنے رب کی طرف گئے، مگر ایک فریق جنت میں ہے اور دوسرا جہنم میں۔

☆☆ .... ☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لاہور

✵ ...... پاکستان کی معیشت پر دباؤ عالمی قوتوں کی جانب سے ہے: مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ

✵ ...... سودی نظام سے جان چھڑائے بغیر معیشت مضبوط نہیں ہوسکتی: جناب سراج الحق

✵ ...... مغربی ممالک قادیانیوں سے متعلق پاکستانی پارلیمنٹ اور اعلیٰ عدالتوں کا متفقہ فیصلہ قبول کریں: مولانا اللہ وسایا

✵ ...... ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

علماء و مشائخ اور دینی و سیاسی قائدین کا سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور میں خطاب

رپورٹ:..... مولانا عبدالنعیم، لاہور

لاہور...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۶ر ستمبر ۲۰۲۳ء کو سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ میں امیر مرکزیہ مولانا پیر حافظ ناصر الدین خان خاکوانی، امیر مجلس لاہور شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر، قائد پی ڈی ایم مولانا فضل الرحمٰن، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکریٹری جنرل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، امیر جماعت اسلامی جناب سراج الحق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، جے یوآئی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، پاکستان مسلم لیگ ن کے مرکزی رہنما، مہتمم جامعہ فتحیہ حافظ میاں محمد نعمان، مرکزی رہنما مجلس مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مفتی خالد محمود، مولانا نور محمد ہزاروی، صدر حفیظ سینیٹر جناب محمد فیاض بٹ، جے یوآئی پنجاب کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا محب النبی، جے یوآئی پنجاب کے امیر مولانا سید محمود میاں، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ کے خطیب مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا سید رشید میاں، سیکرٹری جنرل پنجاب حافظ نصیر احرار، مولانا محمد رضوان عزیز، اقرأ روضۃ الاطفال کے مدیر مفتی محمد بن محمد جمیل خان، سید سلمان گیلانی، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا خالد عابد، مولانا محمد عارف شامی، مولانا فقیر اللہ اختر، قاری ذکی اللہ کیفی، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا فضل الرحمٰن منگلا، مولانا محمد ارشاد، مولانا محمد سمیع اللہ، مولانا محمد عرفان بزیزی سمیت علماء، قراء، تاجر برادری اور عاشقان مصطفیٰ نے لاکھوں کی تعداد میں شرکت کی۔

> **حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لامحدود محبت اور غیر مشروط وفاداری کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوسکتا: مولانا فضل الرحیم اشرفی**

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کردار کو ختم نبوت کے سلسلے میں فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ چھ ستمبر جغرافیائی سرحدوں اور سات ستمبر نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کا دن ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کوئی لاوارث عقیدہ نہیں ہے، ہمارے اکابرین نے پارلیمنٹ میں یہ جنگ لڑی اور 7ر ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے عالمی دباؤ موجود ہے، کبھی اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ لیکن علماء نے کبھی

بھی اس دباؤ کو قبول نہیں کیا۔ پاکستان کی معیشت پر دباؤ عالمی قوتوں کی جانب سے رکھا جارہا ہے۔ خطے میں پاکستان کے سوا کسی ملک پر یہ دباؤ موجود نہیں ہے۔ عمران حکومت کا ایجنڈا اسرائیل کو تسلیم اور کشمیر کو انڈیا کے حوالے کرنا تھا۔ منصوبے

آئین اور قانون کی رو سے قادیانیوں کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھنا یا اسلامی شعائر استعمال کرنا ممنوع ہے: مولانا محمد امجد خان

کے تحت پاکستان کی معیشت کمزور کی گئی، سیاست اور حکومت کے لیے قوت بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے، علماء سیاسی اور پارلیمانی قوت حاصل کریں۔

مولانا فضل الرحیم اشرفی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس اور مسلمانوں کے ایمان کی نشانی ہے۔ قادیانی اسلام اور پاکستان کے کھلے دشمن ہیں۔ قادیانیت انگریز کا لگایا ہوا پودا ہے۔ قادیانی اسلام کے باغی اور پاکستان کے غدار ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لامحدود محبت اور غیر مشروط وفاداری کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ اور شریعت محمدی کی بنیاد ہے۔ توہین رسالت کے قانون سمیت تمام اسلامی قوانین کو ختم کرانے کی کوششیں دراصل قادیانی سازشوں کے اثرات ہیں۔ توہین رسالت کے قانون میں کسی ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ قادیانیوں کے خلاف مزید قانون سازی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

جناب سراج الحق نے کہا کہ قادیانیت صرف پاکستان میں خطرہ نہیں بلکہ عالمی سطح پر خطرہ ہیں لیکن آج تک ہمارے حکمرانوں نے اس مسئلہ کو سنجیدہ نہیں لیا ، جب تک سودی نظام سے جان نہیں چھڑائی جاتی اس وقت تک ملک پاکستان کی معیشت مضبوط نہیں ہوسکتی، جب تک ملک میں اسلامی نظام اور نظام خلافت نافذ نہیں ہوتا اس وقت تک حالات ٹھیک نہیں ہوسکتے، قادیانی جماعت یہودیوں کی آلۂ کار بن کر اسلام اور ملک کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔

مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے پاکستانی عوام نے 1953ء، 1974ء اور 1984ء میں تحفظ عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت کی تحریکات کے موقع پر اجتماعی رائے پیش کرکے قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ مغربی ممالک پارلیمنٹ اور عدالتوں کے فیصلوں کی بالادستی کے قائل ہیں اور انہیں اتھارٹی تسلیم کرتے ہیں اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے بارے میں پاکستانی پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کو قبول کریں اور پاکستانی عدلیہ کے فیصلوں کا احترام کریں۔

مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ آئین اور قانون کی رو سے قادیانیوں کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھنا یا اسلامی شعائر استعمال کرنا ممنوع ہے۔ قادیانیوں کی کڑی نگرانی کی جائے اور ان کی غیر آئینی و غیر قانونی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مذہبی جماعتیں قادیانیوں کے کفر کو بے نقاب کرنے کے لئے متحد ہیں۔

مسلم لیگ (ن) کے مرکزی رہنما حافظ میاں محمد نعمان نے کہا کہ قادیانیوں پر اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ قادیانیوں نے سیاسی پناہ کے حصول کے لئے دنیا بھر میں پاکستان کی کردارکشی کی ہے۔ 7ستمبر 1974ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ مسلمانوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں دے کر اس فتنے کے آگے بند باندھا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ حکومت ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے سنجیدہ ہے تو قادیانی جماعت کو دہشت گرد تنظیم

قادیانیوں نے سیاسی پناہ کے حصول کے لئے دنیا بھر میں پاکستان کی کردارکشی کی ہے: حافظ میاں محمد نعمان

قرار دے کر اس پر پابندی عائد کرے اور اس کے اثاثوں کو ضبط کرے۔ قادیانیوں کو مراعات اور تحفظ فراہم کرنے کی کوششیں ملکی استحکام کے خلاف سازش ہیں۔ قادیانی جماعت کے اسرائیل سے گہرے روابط ہیں اور قادیانی

اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ حاصل کر کے اسلامی ممالک کا امن وامان تباہ کرتے ہیں۔ مسلم ممالک کے سربراہان اپنے ممالک میں قادیانی جماعت کو ایک اسلام دشمن دہشت گرد تنظیم قرار دیں۔ این جی اوز کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ ناقابل

قادیانیوں کو مراعات اور تحفظ فراہم کرنے کی کوششیں ملکی استحکام کے خلاف سازش ہیں: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

برداشت ہے۔ پاکستانی عصری تعلیمی اداروں میں قادیانی ڈرگ مافیا کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ قادیانیوں نے پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک ملک کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ قادیانیوں کی وفاداریاں اسلام دشمن عالمی سامراج کے ساتھ وابستہ ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کے خلاف ہمیشہ پُرامن جدوجہد کی ہے اور آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ تمام دینی جماعتیں وطن عزیز کے تحفظ اور قادیانیوں کے اسلام دشمن اقدامات کے خلاف متحد ہیں۔ حکومت قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے۔ مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، علامہ شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد اور دیگر اکابرین نے قادیانیوں کو قومی اسمبلی میں غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں اہم کردار ادا کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قربانی دینے کو ہمہ وقت تیار ہیں۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر پنجاب، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخواہ، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان سمیت ملک بھر کے چھوٹے بڑے شہروں میں یوم ختم نبوت مذہبی جوش وجذبے سے منایا گیا، یوم ختم نبوت کے حوالہ سے عظیم الشان ریلیاں نکالی گئیں، اور ختم نبوت کانفرنسز، سیمینارز منعقد کیے گئے۔

۷؍ستمبر مسلمانانِ پاکستان کی فتح کا دن ہے: مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اورنگی ٹاؤن مجاہد اسٹیڈیم میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی میزبانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مسؤل مولانا محمد شعیب کمال کر رہے تھے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں سمیت حافظ حمداللہ صاحب نے خطاب کیا۔ عالمی مجلس کے مرکزی امیر مولانا پیر محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے کہا ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئینِ پاکستان نے قادیانیوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں کافر ڈکلیئر کیا۔ یہ دن مسلمانانِ پاکستان کے لئے بالخصوص اور پورے عالم اسلام کے لئے بالعموم فتح کا دن ہے۔ ہر سال یہ دن یادگار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ غیر مسلم کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ قادیانیوں کی افزائش ہمارے دین کو کمزور کرنے کے لئے کافروں نے کی۔ جہاد کا جذبہ ہمارے دلوں سے نکالنے کے لئے اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈے اختیار کئے جاتے ہیں۔ علمائے کرام نے ہمیشہ ان کا راستہ روکا اور ایسے لوگوں کو ناکامی سے دوچار کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے والوں کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی۔ قادیانیت کی تابوت میں کیل ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پوری قوم نے متفقہ طور پر ٹھونک دیا تھا۔ ہر گزرتا دن ان کو مزید شکست وریخت سے دوچار کرتا جاتا ہے۔ ہر جماعت کے چار ادوار ہوا کرتے ہیں۔ قادیانیوں کا آخری دور یعنی زوال کا دور شروع ہو چکا ہے بہت جلد ان کی دیوار زمین بوس ہوگی۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما اور رکن پارلیمنٹ مولانا حافظ حمد اللہ نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا، لیکن افسوس کہ حکومت سے اسلام کو خطرہ رہتا ہے۔ اسلامی دفعات اور شعائر اللہ خطرے میں رہتے ہیں۔ بیرونی مشنریاں ہمیشہ اپنے نمک خواروں کے ذریعے آئین پاکستان کی اسلامی دفعات کو ختم کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ پچھلی حکومت میں بھی بل پیش کیا گیا کہ حلف نامہ سے بسم اللہ، اسلام وغیرہ کے نام نکالے جائیں کہ اس سے غیر مسلم ارکان پارلیمنٹ کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب ان غیر مسلم ارکان تک بات پہنچی اور ان سے رائے لی گئی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ ۷؍ستمبر کی تاریخ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی شکست کو تازہ کرتی ہے، یہ دن ہمارے اکابرین کی قربانیوں کا صلہ ہے.....۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۰؍ستمبر ۲۰۲۳ء)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

مدرسہ باب مدینۃ العلوم جھیان سومرو میں جلسہ: مدرسہ ضلع ٹنڈو محمد خان کی قدیمی درسگاہ ہے، جس کی بنیاد تلمیذ حضرت مدنیؒ مولانا عبدالرحمٰن سومروؒ فاضل دیوبند نے ۱۹۴۷ء میں رکھی، جھیان سومرو میں صرف سومرو قوم آباد ہے۔ ایک ہی مسلک ہے، اس وقت اس کی آبادی ۱۶۰۰ گھروں پر مشتمل ہے۔ جامعہ میں حضرت مدنیؒ کے خلیفہ مولانا سید خورشید احمد شاہ، عبدالحکیم، مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، مولانا سائیں عبدالغفور قاسمی رحمہم اللہ تعالیٰ اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ تشریف لا چکے ہیں۔

دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں، گوٹھ میں دو سو سے زائد حافظات ہوں گی، تین سے چار سو کے درمیان حفاظ اور پچاس کے قریب علمائے کرام ہوں گے۔

مختصر نوٹس پر ۱۹/اگست کو مدرسہ کی مسجد میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں سینکڑوں سے متجاوز مسلمانوں نے شرکت کی۔ حیدرآباد ڈویژن کے مبلغ مولانا ابرار شریف اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ صدارت ادارہ کے مہتمم مولانا جمیل الرحمٰن نے کی، جبکہ مہمان خصوصی مولانا سائیں محمد ابراہیم سومرو تھے۔

علمائے کرام نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا کی تفصیلات پر روشنی ڈالی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔

مدرسہ فیض العلوم رحمانیہ دادو میں جلسہ: مدرسہ میں عصر کی نماز کے بعد مبلغین ختم نبوت نے بیان کیا۔ جلسہ کی صدارت مولانا عبدالشکور لاشاری نے کی، جبکہ مہمانانِ خصوصی مولانا جمیل الرحمٰن سومرو اور مولانا محمد ابراہیم سومرو تھے۔ اسی طرح جامع مسجد توحید گوٹھ سعید خان میں مغرب کی نماز کے بعد مولانا محمد ابرار نے تفصیلی بیان کیا۔ اختتامی دعا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کرائی، صدارت مولانا سراج احمد نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا سائیں محمد ابراہیم سومرو تھے۔ علاوہ ازیں جامع مسجد زکریا مشترکہ کالونی ٹنڈو محمد خان میں عشاء کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مولانا محمد نعیم خان پٹھان نے کی، جبکہ مولانا تونسوی اور مولانا محمد ابرار کے بیانات ہوئے، تفصیلی بیان محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کیا۔ پروگرام میں شہر کے علمائے کرام اور عوام نے شرکت کی۔ ٹنڈو محمد خان کے تمام پروگراموں میں یکم ستمبر کو حیدرآباد میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ ضلع ٹنڈو محمد خان کے عوام میں کانفرنس میں شرکت کے لئے جوش وولولہ پایا جاتا ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے کامیابی سے سرفراز فرمائیں۔

جامعہ کنز العلوم ٹیاری میں اجلاس: جامعہ میں جمعیت علماء اسلام کی ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس ۲۰/اگست کو گیارہ بجے منعقد ہوا۔ جس میں ضلع کی مجلس عمومی کے تقریباً ایک سو ممبران شریک تھے۔ ڈویژنل مبلغ مولانا محمد ابرار کی کوشش سے مجلس عمومی کے ممبران کو حیدرآباد کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی اور درخواست کی گئی کہ کانفرنس یکم ستمبر کو ہوگی۔ اس سے پہلے گویا دو جمعہ ہیں، ان میں اعلان بھی فرمائیں اور احباب کو کانفرنس کے لئے تیار بھی کریں، اجلاس میں اکثر علمائے کرام تھے انہوں نے وعدہ کیا۔

جامعہ دارالعلوم المدنیہ ہالا کے علماء و طلبا سے خطاب: اسی روز ظہر کی نماز کے بعد دارالعلوم المدنیہ ہالا کے اساتذۂ کرام وطلباء سے ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا۔

ہالا کے دوسرے ادارہ دارالعلوم اسلامیہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد خالد اور دیگر اساتذۂ کرام سے ملاقات ہوئی اور انہیں کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ پیش کیا۔ جامعہ کی بنیاد بتیس سال پہلے 1991ء میں رکھی گئی۔ جامعہ میں حفظ و ناظرہ، تجوید وقرأت، درسِ نظامی اولیٰ تا دورۂ حدیث شریف، شعبہ معہد تمہیدی تا درجہ رابعہ جس میں تمام کتب کی تعلیم عربی زبان میں دی جاتی ہے۔ دارالافتاء، تخصص فی الافتاء، شعبہ صحت سمیت بنات میں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔ معلمین و معلمات، خادمین و خادمات سمیت ۲۱۶ افراد کا عملہ کام کر رہا ہے۔ جمعہ میں شاخوں میں ۱۱۰۰ طلبا وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مولانا مفتی محمد خالد مدظلہ سے کافی دیر نشست رہی۔

جامعہ عبداللہ ابن عمرؓ، بائی پاس سعید آباد: جامعہ میں ۲۰/اگست کو مغرب کے بعد بیان ہوا، جامعہ کا سنگ بنیاد ۲۰۰۷ء میں حضرت سائیں عبدالقیوم ہالیجوی مدظلہ اور سندھی زبان کے مقبول خطیب مولانا سائیں محمد عیسیٰ سموں نے رکھا۔ جامعہ دو ایکڑ زمین پر قائم ہے۔ مولانا عبدالخالق بانی ہیں۔ اس وقت مولانا مختار احمد مدظلہ نظم چلا رہے ہیں۔ ۳۰۰ طلبا، ۳۵۰ طالبات، ۲۰ معلمین ومعلمات کے زیرنگرانی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چونکہ ادارہ میں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔ جہاں انہیں حیدرآباد کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ وہاں آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر میں بھی شریک ہونے کی دعوت دی۔ ڈویژنل مبلغ مولانا محمد ابرار نے بھی دو مساجد میں عصر اور مغرب کی نمازوں کے بعد بیان کیا۔

جامع مسجد بلال نیو سعید آباد میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۰/اگست عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد بلال ریلوے اسٹیشن سعید آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا محمد اکبر مدظلہ نے کی۔ مسجد بلال سے ملحقہ مدرسہ کے طلبا نے قرآن پاک کی تلاوت اور نعت سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد غفران نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد ابرار نے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی اور کہا کہ ہمیں قادیانیوں سے نہیں قادیانیت سے اختلاف ہے۔ اگر قادیانی مرزا قادیانی اور اس کے غلیظ عقائد سے برأت کا اظہار کر دیتے ہیں تو ہم انہیں سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی لٹریچر کہتا ہے کہ مرزا قادیانی شراب پیتا تھا، جو شراب پیئے وہ اللہ تعالیٰ کا نبی نہیں ہوسکتا۔ قادیانی لٹریچر کہتا ہے کہ مرزا قادیانی خلوت میں غیرمحرم عورتوں سے جسم دبواتا تھا، جو غیرمحرم عورتوں سے جسم دبوائے، وہ شریف آدمی نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ اللہ کا نبی ہو۔ مبلغین ختم نبوت نے کہا کہ جو بدکردار اور لوز کریکٹر ہو، اس کو نبی اور مذہبی راہنما ماننے والے ان عقائد سے توبہ تائب ہوں۔ نیز عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت سے متعلق بشارات سنا کر مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی چوکیداری کی درخواست کی۔ کانفرنس تقریباً گیارہ بجے تک جاری رہ کر مولانا شجاع آبادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

جامع مسجد ختم نبوت گمبٹ میں بیان: گمبٹ جامع مسجد ختم نبوت میں ۲۱/اگست عصر کی نماز کے بعد عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا۔ جامع مسجد ختم نبوت سے ملحق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر ہے۔ دفتر اور مسجد تقریباً ایک کنال قطعہ اراضی پر قائم ہیں۔ ۲۰۰۱ء میں خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمدؒ نے بنیاد رکھی اور ۲۰۰۸ء میں نمازیں شروع ہوئیں۔ اب مولانا محمد فاروق سمیجو جو ضلع خیرپور میرس کے مبلغ ہیں اور ان کا ہیڈکوارٹر گمبٹ دفتر ہے۔ مولانا محمد فاروق سلمہ کی استدعا پر چند منٹ بیان ہوا۔

جامعہ فیض العلوم قاسمیہ ٹھیری: جامعہ کے بانی مولانا محمد فیاض میمن ہیں۔ جو سائیں مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کے تلمیذ رشید ہیں اور سائیں قاسمیؒ نے جامعہ کی بنیاد رکھی، دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ ۲۱/اگست کو مغرب کے بعد بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

جامعہ حمادیہ خیرپور میرس میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۱/اگست عشاء کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا سائیں میر محمد میرک مدظلہ نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد سندھی زبان کے سریلے خطیب مولانا محمد عبداللہ عباسی مدظلہ نے سندھی زبان میں تفصیلی خطاب کیا، جبکہ ضلعی مبلغ مولانا محمد فاروق سمیجو اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اردو زبان میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر خطاب کیا۔ جامعہ کے طلبا و اساتذۂ کرام سمیت درجنوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مقررین نے اپنے اپنے بیان میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور ملک وملت دشمنی پر روشنی ڈالی اور قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ جامعہ حمادیہ کے بانی سندھ کے نامور عالم دین مولانا محمد میرک ہیں، جو مجلس خیرپور کے سرپرست ہیں۔

ادارۃ الفرقان سکھر: سکھر ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے سکھر کے معروف عالم دین اور خطیب مولانا مفتی عبدالباری خطیب جامع مسجد اللہ والی کے قائم کردہ ادارۃ الفرقان میں ۲۲/اگست کو گیارہ سے بارہ بجے تک پروگرام رکھا۔ ’’اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی‘‘ کے عنوان پر راقم کا بیان ہوا۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد اللہ والی کے خطیب اور ادارۃ الفرقان کے مہتمم مولانا مفتی عبدالباری سے ملاقات ہوئی۔ مفتی صاحب نے اپنی ملاقات میں کہا کہ جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ کا وائس میسج آیا کہ باندھی نوابشاہ میں ہر تیسرا آدمی قادیانی ہورہا ہے

اور حضرت مفتی صاحب کو عارف والا کے مولانا رضوان العزیز نے وائس میسج کے ذریعہ اطلاع کی۔ مولانا مفتی عبدالباری مدظلہ نے اپنی تشویش کا اظہار مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر ڈویژن سے کیا۔ راقم اس طرف کے تبلیغی دورہ پر جا رہا تھا کہ سکھر کے مبلغ نے مفتی صاحب کی تشویش سے آگاہ کیا اور کہا کہ آپ باندھی میں جا کر خود تحقیق کریں۔

راقم نے مولانا رضوان العزیز عارف والا سے فون پر درخواست کی کہ آپ کو باندھی سے متعلق کس نے کہا؟ تو مولانا رضوان نے اپنے ایک شاگرد مولانا اسامہ بشیر کا کہا کہ انہیں اسامہ بشیر نے بتایا۔ راقم نے اسامہ بشیر کا نمبر مانگا، مولانا رضوان نے دو دن کے مسلسل تقاضا کے بعد اسامہ بشیر کا نمبر دیا۔ راقم نے اسامہ سے کہا کہ کوئی ایک ایسے فرد کا بتلائیں جو قادیانی ہوا ہو تو راقم مقامی مبلغ مولانا تجمل حسین سلمہ کو ساتھ لے کر اس کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرے۔ اسامہ بشیر نے کہا کہ دو تین سال پہلے دو افراد قادیانی ہوئے۔ راقم نے اسامہ سے کہا کہ آپ دو تین سال سے خاموش کیوں رہے؟ نیز کہا کہ راقم ۲۱/اگست کو نوابشاہ اور حیدرآباد ڈیژنوں کے دورہ سے واپسی پر آپ کی وساطت سے ان نوجوانوں سے ملاقات کر کے ان کے شبہات دور کرے گا بلکہ اسامہ سے کہا کہ واپسی پر آپ سے ملاقات ہوگی۔ نیز اسامہ سے کہا کہ آپ نے اپنے استاذ کو پریشان کیا۔ آپ کے استاذ مولانا رضوان العزیز نے مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد، راقم محمد اسماعیل اور مولانا تجمل حسین کے بجائے حضرت مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ کو کیوں بتلا کر پریشان کیا؟

راقم نے مذکورہ ڈویژنوں کے تبلیغی وتنظیمی دورہ کے اختتام پر ۲۱/اگست کو نوابشاہ سے خیرپور میرس جاتے ہوئے اسامہ سے کہا کہ آپ کہاں ملیں گے؟ تو اسامہ نے کہا کہ میں تو محراب پور میں ہوں۔ راقم نے کہا کہ میں محراب پور آجاتا ہوں تو اس نے کوئی مثبت جواب نہ دیا۔ راقم نے مولانا عبدالباری مدظلہ سے ساری رپورٹ عرض کی اور ایسے ہی مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ کو بھی رپورٹ عرض کر دی۔

نوٹ: اس قسم کی بے پَر اڑانے والوں کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی: ’’کفٰی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ماسمع‘‘ کو ذہن میں رکھنا چاہئے تاکہ جھوٹی افواہیں پھیلانے کی زد میں نہ آئیں۔

مدرسہ معارف القرآن والحدیث پنوعاقل میں بیان: مدرسہ میں عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ اس ادارہ کے بانی مولانا صالح محمد انڈھڑ ہیں، جن کا تعلق ہالیجی شریف سے ہے۔ بعد نماز مغرب دارالعلوم عزیزیہ جی روڈ پنوعاقل اور بعد نماز عشاء جامعہ اسلامیہ حمادیہ میں راقم اور مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔

ہائر اینڈ سیکنڈری اسکول پنوعاقل میں بیان: اسکول پنوعاقل میں مولانا جمیل الرحمٰن بھلوی اور مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔

گھوٹکی بار ایسوسی ایشن کے وکلاء سے خطاب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ کی مساعی جمیلہ سے ۲۳/اگست کو بار ایسوسی ایشن سے مولانا محمد حسین ناصر ڈویژنل مبلغ اور مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے وکلاء کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے لے کر ۲۰۲۳ء تک وکلاء کی خدمات پر انہیں ہدیۂ تبریک پیش کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے وکلاء کو یاد دلایا کہ جنرل یحییٰ خان جب ملک کے اقتدار اعلیٰ پر قابض ہوا اور وہ ایران کے سرکاری دورہ پر جانے لگا تو اس نے معروف قادیانی لیڈر ایم ایم احمد کو اپنا قائم مقام بنایا اور ایم ایم احمد جب قصر صدارت میں داخل ہوا تو قصرِ صدارت میں الیکٹریشن اسلم قریشی نے اس پر حملہ کیا وہ مرنے سے بچ گیا، لیکن قصرِ صدارت پر اس کے منحوس قدم نہ پہنچ سکے۔ اسلم قریشی کے خلاف کیس ہوا، اس کی پیروی راجہ ظفرالحق ایڈووکیٹ نے کی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں جب قادیانیت کا کیس قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو قومی اسمبلی میں اس وقت کے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار ایڈووکیٹ نے تیرہ دن تک بحث کی۔ گستاخ رسول کی سزا کا قانون ایک وکیل جناب محمد اسماعیل قریشیؒ نے بنوایا۔ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے خلاف قادیانی عدالتوں میں گئے تو محمد اسماعیل قریشی، رشید مرتضیٰ قریشی، نذیر احمد غازی ایڈووکیٹس نے امت مسلمہ کے عقائد کی ترجمانی کی۔ مولانا شجاع آبادی نے وکلاء سے درخواست کی کہ وہ اپنی اخروی نجات کے لئے قادیانیوں کے خلاف کیسز میں اپنی خدمات پیش کریں۔ وکلاء کے سوالات کے جوابات بھی مولانا شجاع آبادی نے دیئے، یہ محفل ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔

گھوٹکی میں جلسۂ ختم نبوت: جامعہ قاسم العلوم گھوٹکی میں ۲۳/اگست کو مغرب کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مقامی امیر مولانا سید نور محمد شاہ مدظلہ نے کی۔ جلسہ کا اہتمام مقامی ناظم اعلیٰ شیخ محمد یوسف نے احباب سے مل کر کیا۔ جلسہ سے مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز لاشاری فیصل آباد، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور دیگر مقامی علمائے کرام نے خطاب کیا۔ جلسہ مغرب سے لے کر رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔ مبلغین نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کامیابی اور اس کے نتائج و عواقب پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قادیانی گروپ کے مرزا ناصر کو گیارہ دن، لاہوری گروپ کے صدر الدین اور عمر عبدالمنان کو ڈیفنس کا موقع دیا گیا۔ تیرہ دن کی بحث کے بعد قومی اسمبلی نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ آئینی ترمیم (آئین پاکستان میں دوسری آئینی ترمیم) کے ذریعہ کافر قرار دیا۔ جس کے بعد پوری دنیا میں قادیانیت کا کفر کھل کر سامنے آ گیا۔ دو درجن اسلامی ممالک نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اسی عظیم الشان تاریخی فیصلہ کی یاد میں یہ تقریب منعقد ہوئی۔ مدرسہ قاسم العلوم کی بنیاد آج سے ۱۱۵ سال قبل ۱۳۳۰ھ میں حضرت تھانویؒ کے خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین شاہؒ نے حضرت امروٹیؒ سے رکھوائی۔ ان کے بعد سید حبیب اللہ شاہؒ مہتمم رہے۔ بوقت تحریر مولانا خلیل احمد شاہ مدظلہ مہتمم ہیں، لیکن انتظام وانصرام مولانا حبیب اللہ شاہ ثانی کے ہاتھوں میں ہے۔ یہاں مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا منظور احمدؒ طاہروالی، مولانا سائیں عبدالکریم قریشیؒ بیر شریف بھی زیر تعلیم رہے۔ علاوہ ازیں بعد نماز مغرب جامعہ نعیم ندیم میں مولانا جاوید صاحب کی دعوت پر راقم کا تفصیلی بیان ہوا۔

امیر شریعتؒ کی یاد میں منعقدہ تقریب: ۲۱/اگست ۱۹۶۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی وفات ہوئی۔ ان کی یاد میں ۲۳/اگست کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے دفتر میں یومِ امیر شریعت کے عنوان سے تقریب منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا قاری عبدالقادر چاچڑ نے کی۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عبدالغفار شیخ نے سرانجام دیئے۔ مبلغین ختم نبوت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی، تحریک آزادی کے نامور قائد اور برصغیر پاک و ہند کی عظیم شخصیت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ شاہ جیؒ کی ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل کے عنوان پر گزری اور تاحیات عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور پورے دین کی چوکیداری کرتے رہے۔ انشاء اللہ العزیز! شاہ جیؒ کے ارشادات کی روشنی میں قادیانیت کے خاتمہ تک تحریک جاری رہے گی۔ تقریب میں سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی۔

☆☆ .... ☆☆

تحفظ ختم نبوت موٹر سائیکل ریلی، سیالکوٹ

سیالکوٹ (اویس احمد فاروقی) 7/ستمبر 1974ء کے تاریخی و یادگار فیصلہ کی یاد میں پیر سید شبیر احمد گیلانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کی زیر سرپرستی تحفظ ختم نبوت موٹر سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی میں سیالکوٹ کے علماء، مدارس و اسکول کے طلبا، تاجر حضرات، وکلاء نے بھرپور شرکت کی۔ ریلی کا آغاز جامع مسجد موتی حاجی پورہ سے مولانا حماد انذر قاسمی (ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ) کی دُعا سے ہوا، ریلی کی قیادت مولانا فقیر اللہ اختر (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سیالکوٹ) نے کی۔ ریلی حاجی پورہ سے شہر کے چوک چوراہوں سے ہوتی ہوئی علامہ اقبالؒ چوک میں اختتام پذیر ہوئی، علامہ اقبالؒ چوک میں ریلی کا بھرپور استقبال کیا گیا، مولانا قاری خلیل احمد بلال، مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا محمد عمیر فاروقی، علامہ اویس احمد فاروقی، محمد حماد فاروقی، رانا محمد طلعت، یاسر خان، محمد اسماعیل، محمد دانش بٹ، مولانا محمد یاسین، مولانا شہباز حنفی اور مولانا قاری محمد ارشد ریلی کے نظم وضبط کو سنبھالتے رہے۔ مولانا محمد نذیر نے نعتیہ کلام سے خوب سماں باندھا۔ مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا مفتی داؤد احمد نفیس، مولانا سجاد احمد، مولانا مفتی حفظ الرحمٰن، مولانا محمد طیب اعوان، مولانا محمد قاسم اعوان، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا مفتی صغیر احمد، مولانا محمد خان فاروقی، مولانا منیر احمد فرقان، مولانا قاری نصیب احمد مدنی اور پیر سید محبوب احمد گیلانی نے ریلی کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے 7/ستمبر 1974ء کے یادگار فیصلہ پر بھرپور روشنی ڈالی اور تجدید عہد کیا کہ زندگی کے آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا۔ مولانا قاری نذیر احمد (سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ) کی پرسوز دعا اور نعروں پر ریلی کا اختتام ہوا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

خبروں پر ایک نظر

ملک بھر میں 7 ستمبر یومِ تحفظِ ختمِ نبوت جوش وجذبے سے منایا گیا

یومِ تحفظِ ختمِ نبوت ریلیاں نکالی گئیں

قادیانیت کے خاتمے تک تحریک جاری رہے گی: علماء کرام کا مختلف مقامات پر ریلیوں کے شرکاء سے خطاب

کراچی ...... ملک بھر میں ۷/ستمبر روایتی مذہبی جوش وخروش اور عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ وابستگی کے عہد کے ساتھ منایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر مذہبی جماعتوں نے ملک بھر کی مساجد کے ائمہ کرام اور خطباء عظام سے اپیل کی تھی کہ وہ ۸/ستمبر کو جمعہ کے خطبات میں عوام الناس کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وعظمت بیان کر کے ۷/ستمبر کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالیں۔ اس موقع پر مسلمانانِ پاکستان سے بھی اپیل کی گئی تھی کہ وہ اس بات کا عہد کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر ممکن جدوجہد کریں گے، نئی نسل کے ایمان کی حفاظت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطابق ان کی تربیت کرنے کے سلسلے میں اپنا مذہبی فریضہ ادا کریں گے اور مسلمانوں کو قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں سے بچانے کی بھرپور کوشش جاری رکھیں گے۔ علمائے کرام اور مشائخ عظام کی اس اپیل پر لبیک کہتے ہوئے جمعہ ۸/ستمبر کو علمائے کرام نے اپنے خطبات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے عقائد اور ان کی ریشہ دوانیوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا جبکہ جمعرات ۷/ستمبر کو ملک کے مختلف شہروں لاہور، پشاور، کراچی، اسلام آباد، ملتان، کوئٹہ، چنیوٹ وغیرہ میں اس حوالے سے ختم نبوت کانفرنسوں اور ریلیوں کا انعقاد کیا گیا۔ ان کانفرنسوں اور ریلیوں سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ دنیا بھر میں کفریہ طاقتیں عموماً اور قادیانی گروہ خصوصاً مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دین سے برگشتہ کرنے میں مصروف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعقیدت مسلمانوں کا وہ ہتھیار ہے جس کی بنا پر مسلمان ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوجاتا ہے۔ اسی جذبے کو ختم کرنے کے لیے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے مدعیان نبوت نے نبوت کے جھوٹے دعوے کے ذریعے مسلمانوں کا رشتہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک سو آیات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سو سے زائد احادیث نبویہ میں مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا احساس دلایا ہے اور مسلمانوں کو اس عقیدہ کے تحفظ کی تلقین کی گئی ہے اور انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ کسی بھی جھوٹے مدعی نبوت کے جال میں پھنس کر جہنم کے گڑھے میں نہ جا گریں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن رحمت مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، جس کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنا ہے۔ قادیانیوں نے عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی ماننا شروع کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی، امت محمدیہ سے الگ ٹھہرے۔ مسلمانوں کا قادیانیوں سے اختلاف مسلکی یا گروہی اختلاف نہیں بلکہ یہ کفر اور اسلام کا اختلاف ہے۔ ۷/ستمبر کا دن ہمیں ان دس ہزار شہدائے ختم نبوت کے مقدس لہو کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، ناموس رسالت کی سربلندی اور قادیانیوں کی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے سدباب کے لیے شہادت تو قبول کر لی لیکن اس مقدس مشن کو ترک نہیں کیا۔ آج ہم قادیانیوں کو ایک مرتبہ پھر دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کی صف میں شامل ہوجائیں اور دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔ مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تمام مسلکی وگروہی اختلافات سے بالاتر ہوکر متحدہ طور پر جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ملک میں قادیانیوں

کی ارتدادی اور تبلیغی سرگرمیوں پر حکومت کو کڑی نگاہ رکھنی چاہیے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنانا اور لاقانونیت سے روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ علمائے کرام نے جس طرح قادیانیوں کے خلاف ایک صدی پر محیط جدوجہد جاری رکھی ہے، اسی طرح وہ آئندہ بھی ان کے خلاف آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد جاری رکھتے ہوئے انہیں ان کے منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ قادیانی عقائد کی بنیاد اسلام سے مخالفت پر رکھی گئی ہے۔ موجودہ دور میں قادیانی زن، زر، زمین اور بیرون ملک شہریت دلانے کا لالچ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے قادیانیت کو بطور ہتھیار استعمال کیا جارہا ہے۔ ملک میں انڈر گراؤنڈ سرگرمیوں کے ذریعہ قادیانیت کو فروغ دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ قادیانیوں کو نوازنے اور مسلم اکثریت کا استحصال کرنے کی پالیسی کامیاب نہیں ہوسکے گی۔ قادیانی مذہب کی آڑ میں سیاسی عزائم کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ علمائے کرام پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کا ایمان بچانے اور قادیانیت کے سدباب کے لیے میدانِ عمل میں نکلیں اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کریں۔ قادیانیوں نے پاکستان کے وجود کو اب تک دل سے تسلیم نہیں کیا ہے بلکہ اندرونِ خانہ وہ ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ مسلمان نوجوانوں کو مختلف قسم کے لالچ دے کر اور رفاہی کاموں کی آڑ میں قادیانی بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ بیرونِ ملک قادیانیت کو حقیقی اسلام بنا کر پیش کرنے کی سازشیں ہورہی ہیں۔ دہشت گردی کی آڑ میں اسلام کو دبانے اور قادیانیت کو فروغ دینے کی کوشش ہورہی ہے۔ اس صورتِ حال میں علمائے کرام کو ہر صورت میں قادیانی فتنہ کے خلاف کھڑے ہونا ہوگا اور مساجد، مدارس اور دیگر پلیٹ فارموں کے ذریعے انہیں قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں سے عوام کو ہوشیار کرنا پڑے گا۔ قادیانیت، امت مسلمہ کے لیے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسلمانوں کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ وہ اسلام کے فروغ اور قادیانیت کے سدباب کے لیے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ مختلف مذہبی تنظیموں نے اس دن کی اہمیت کے حوالے سے اسے یوم تحفظ ختم نبوت کی حیثیت سے منانے کا اعلان کیا اور ملک کے چاروں صوبوں کے تمام بڑے شہروں میں سیمینار، کانفرنسیں اور ریلیاں منعقد کیں۔ کراچی میں پرانی نمائش پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام سندھ کے جنرل سیکریٹری مولانا راشد محمود سومرو، مولانا عبدالکریم عابد، جمعیت بزنس فورم کے صدر امین اللہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محمد اسحاق مصطفی، مولانا محمد عادل غنی، پیر عبدالشکور نقشبندی، مولانا محمد رضوان قاسمی، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان سمیت دیگر علمائے کرام نے کہا کہ جب سے قادیانی جماعت کو اقلیت قرار دیا گیا ہے اس دن سے قادیانیوں نے ملک دشمن عناصر کے ساتھ مل کر ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنی شروع کردی ہیں۔ قادیانیت کے خاتمے تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حساس عہدوں پر متعین قادیانیوں کو فوراً ان عہدوں سے ہٹایا جائے۔ اربوں مسلمانوں کی کرۂ ارض پر موجودگی اسلام کی حقانیت اور قادیانیت کے باطل مذہب ہونے کی واضح دلیل ہے۔

تحصیل تونسہ شریف میں

"یومِ تحفظ ختم نبوت" کی تقریبات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں کی اپیل پر ملک بھر میں ۷ ستمبر کو "یومِ تحفظ ختم نبوت" منایا گیا۔ تحصیل تونسہ شریف میں بھی اس سلسلہ کی تقریبات منعقد کی گئیں جن کی مختصر روئیداد درج ذیل ہے:

پہلی تقریب: سردار محمد اقبال خان کھوسہ کے چیمبر میں منعقد ہوئی، جس میں پیر پٹھان خواجہ غلام اللہ بخش قلندری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شاہین تونسہ حکیم عبدالرحیم جعفر کے علاوہ کثیر تعداد میں وکلا برادری اور معززین شہر نے شرکت کی۔ اس خوشی کے موقع پر مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

دوسرا پروگرام: 11 بجے دن مدرسہ تعلیم القرآن ریتڑہ میں مدرسہ کے طلبا و مدرسین نے تقریب "یومِ تحفظ ختم نبوت" کا اہتمام کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا غلام مصطفی اشعری نے خصوصی شرکت کی۔ پروگرام کی اختتامی دعا مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد رمضان نے کرائی۔

تیسرا پروگرام: المرکز اسلامی داؤد موڑ میں بعد نماز ظہر مدرسہ کے تقریباً چار سو طلبا اور مدرسہ کے مدرسین نے پروگرام میں شرکت کی۔ اس تقریب میں مولانا عبدالعزیز لاشاری نے تحریک ختم نبوت کا پس منظر اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی تاریخی اہمیت کے بارے میں مفصل بیان کیا۔ اس پروگرام میں بھی مولانا غلام مصطفیٰ اشعری نے شرکت کی اور اختتامی دعا المرکز اسلامی داؤد موڑ کے ذمہ دار جناب قاری محمد ابراہیم مجاہد نے کرائی اور آنے والے علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔

چوتھا پروگرام: جمعیت علمائے اسلام تحصیل تونسہ شریف کی میزبانی میں وہوا شہر میں عظیم الشان ختم نبوت ریلی کا اہتمام کیا گیا، جس میں خواجہ مدثر محمود، مولانا امان اللہ قیصرانی، امیر جمعیت علمائے اسلام تحصیل تونسہ شریف اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تونسہ کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری نے خطاب کیا۔ مولانا لاشاری نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں شہید ہونے والے مجاہدین ختم نبوت کو خراجِ تحسین پیش کیا اور ۱۵ ستمبر کوٹ قیصرانی میں ختم نبوت کانفرنس اور ۱۲ اکتوبر کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ غازی خان میں شرکت کے لئے عوام الناس کو دعوت دی۔ شرکاء نے ہاتھ اٹھا کر ان پروگراموں میں شریک ہونے کا ارادہ کیا۔ اس کامیاب ریلی میں جمعیت علمائے اسلام تحصیل تونسہ کے جنرل سیکریٹری جناب شہزاد حنیف، مولانا غلام مصطفیٰ اشعری اور جمعیت علمائے اسلام تحصیل تونسہ کی قیادت اور کارکنان جمعیت شہر وہوا کے تاجر اور تمام سیاسی مذہبی جماعتوں کے کارکنوں نے شرکت کی۔

پانچواں پروگرام: ٹبی قیصرانی کے قلفہ بازار میں اہلیان ٹبی قیصرانی نے ۷ ستمبر یومِ تحفظ ختم نبوت کی کامیابی کی خوشی میں تقریب کرائی اور شرکاء میں قلفہ کے پیالے تقسیم کئے۔ ٹبی قیصرانی کے عام شہریوں کے علاوہ مولانا غلام مصطفیٰ اشعری، امیر محمد بگٹی نے خصوصی شرکت کی اور اختتامی دعا مولانا عبدالعزیز لاشاری نے کرائی۔ دریں اثنا ۶ ستمبر ۲۰۲۳ء بروز بدھ بعد نماز مغرب سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ شریف شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی تونسوی نے جامعہ محمدیہ تونسہ شریف میں دفاعِ پاکستان اور دفاعِ تحریک ختم نبوت کے مجاہدین کو خراجِ تحسین پیش کیا اور مدرسہ کے طلبا اور معززین شہر نے اس پُروقار پروگرام میں شرکت کی۔ آخر میں شیخ الحدیث صاحب نے ختم نبوت کانفرنسوں میں عوام الناس سے شرکت کی اپیل کی۔ اس طرح تحصیل تونسہ شریف میں صبح سے شام تک تحفظ ختم نبوت کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور کی کامیابی پر اظہارِ تشکر

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور رابطہ کمیٹی اور عہدہ داران کا اجلاس مرکز ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور میں ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد حنیف کمبوہ، مولانا اشرف گجر، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالعزیز، مولانا سعید وقار، مولانا سمیع اللہ و دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں علماء کرام نے ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر لاہور ڈویژن کے علماء، قراء، دینی و مذہبی قائدین اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس میں لاکھوں عاشقان مصطفیٰ نے شرکت کر کے قادیانی اور دیگر کفریہ طاقتوں کو پیغام دیا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اور قانون ناموس رسالت کے خلاف کوئی سازش برداشت نہیں کی جائے گی اور زندگی کے آخری سانس تک ختم نبوت کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ علماء کرام نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنسز نے عوام میں شعور اور بیداری پیدا کر دی ہے اور مسلمانوں کو ایک نیا ولولہ اور جوش ملا ہے۔ دریں اثنا علماء کرام نے جمعیت علماء اسلام لاہور کے جنرل سیکرٹری، عظیم دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ کاہنہ کے بانی و شیخ الحدیث مفتی عبدالحفیظ کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ غم کی اس گھڑی میں پوری جماعت کے جملہ کارکنان ان کے ساتھ ہیں۔ بہرحال ماں، ماں ہوتی ہے۔ اس کی جدائی یقیناً ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور پھر نیک لوگوں کا دنیا سے کوچ کر جانا بھی ہمارے لئے، اہل علاقہ کے لئے خصوصاً اہل خانہ کے لئے بڑا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ دکھ درد برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے اور صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ختم نبوت کانفرنس، شاہ فیصل کالونی

رپورٹ:.... مفتی محمد عادل غنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی کے زیر اہتمام 4ستمبر 2023ء بروز پیر ڈرگ روڈ شاہ فیصل کالونی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ ختم نبوت کانفرنس کی عمومی دعوت گھر گھر عام کرنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کا ایک پینل تشکیل دیا گیا، جنہوں نے ضلع میں تمام سیاسی، سماجی و دینی شخصیات سے ملاقات کر کے کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مفتی محمد عادل غنی، مولانا اشفاق، مولانا عثمان رفیق اور مولانا عبدالقیوم پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جنہوں نے تمام مدارس دینیہ جس میں جامعہ فاروقیہ، جامعہ حمادیہ، جامعہ انوار العلوم شاد باغ، جامعہ مجیدیہ اور علاقہ پی آئی اے ٹاؤن شپ میں موجود تمام مساجد کے ائمہ حضرات تک دعوت پہنچائی گئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی قیادت مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئی، جس میں مرکزی امیر حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ علاقائی شخصیات میں سے حضرت مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری، مولانا قاسم عبداللہ مہتمم جامعہ حمادیہ، حضرت مولانا عمار عبیداللہ خالد نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، مولانا سلطان امام وخطیب جامع مسجد تاج سینٹر، مولانا زر محمد امام وخطیب مسجد صیانۃ المسلمین، مولانا قاری محمد اکرم امام وخطیب جامع مسجد عائشہ، مولانا عاقب چیئرمین دارالخیر اکیڈمی، مولانا یاسر عبداللہ منتظم دارالخیر اکیڈمی، مولانا احسن، حافظ عبدالرافع، بلال شیخ یوسی چیئرمین، طارق محمود وائس چیئرمین، عتیق الرحمٰن و دیگر ذمہ داران مولانا ابراہیم امام وخطیب مکی مسجد، مولانا سلیم اللہ خان امام وخطیب جامع مسجد عثمان غنی، مولانا منظور یوسف مہتمم جامعہ علی، مولانا فاروق خلیل احمد جمعیت علماء اسلام ضلع کورنگی، مولانا مفتی بلال نقشبندی، مولانا حسین احمد مدنی ناظم تعلیمات جامعہ اشرف المدارس، مولانا عبداللہ میاں منتظم جامعہ اشرف المدارس شعبہ دارالقران، مولانا عبدالماجد فاروقی، مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا قاضی عتیق الرحمٰن، مولانا سلام اللہ عتیق، مولانا تنویر، مولانا ظاہر اللہ عباسی، مولانا فضل الرحمٰن اور اس کے علاوہ دیگر اہم اور علاقائی شخصیات نے کانفرنس میں شرکت کی۔

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی
0321-7545119
0345-7545119
ہر قسم کی رقم پہلے بھیجیں۔ مس کال نہیں کال کیجئے
یو بی ایل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0341232584961
موبی کیش اکاؤنٹ نمبر
0321-7545119
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
0345-7545119
لاہور اوکاڑہ روڈ حبیب آباد ضلع قصور

دکھی انسانیت کے نام

میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذیابیطس بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں 3 ایوارڈ اور ایک تعریفی سند حاصل کر چکا ہوں مرکزی سرپرست متحدہ حکما محاذ پاکستان ہوں ہمارے تیار کردہ کورس میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

خصوصی نوٹ: 1: مشورہ فیس مبلغ 500 روپے 2: معائنہ فیس مبلغ 1000 روپے

3: مبلغ چھ صد روپے بھیج کر میری کتاب نظریہ مفرد اعضاء منگوا کر علاج بالغذا۔ علاج بالدوا پر عمل کریں انشاء اللہ شفا ہو گی

4: ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	ضعف بصر	مونہہ سے بدبو	تپ دق	بھوک بند ہونا	بھگندر	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج وکزاز	موٹاپا	سانس پھولنا	بے اولادی	خاموش جنون	اماس	عدم انتشار	ہیموفیلیا
نسیان	بند نزلہ	رال ٹپکنا	ٹی بی	السر	گیس	سلسل البول	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	دبلا پن	تریاق نشہ	اسقاط	اعضاء کا سُن ہونا	استسقاء	پس سیل	کمی جراثیم
مرگی	کیرا	لکنت	کولسٹرول	دائمی قبض	یورک ایسڈ	بول بستری	گینٹھیا	الرجی	بال گرنا	اٹھرا	اولادِ نرینہ	فالج	اعصابی کمزوری	بریسٹ کینسر	ایزوسپرمیا
رعشہ	ناک کی ہڈی کا بڑھنا	گلہڑ	دل کا دورہ	سنگرہنی	پتھری	بواسیر	عرق النساء	برص	بال سفید ہونا	ہسٹریا	سوکڑا	بلڈ پریشر	جسمانی کمزوری	لیوکیمیا	عنانت
ٹینشن	مونہہ کے چھالے	دمہ	دل کے وال بند ہونا	اپنڈکس	شوگر	سوزاک	کمر درد	رسولیاں	کمی خون	ٹیوبز کا بند ہونا	تلخ جنون	ہیپاٹائٹس	کچی لاغری کوتاہی	تھیلاسیمیا	سدا جوانی

کمالاتِ نبوت ختم ہیں ذاتِ مقدس پر

تو ہے وہ نقطۂ انوارِ فیضانِ خداوندی
کہ جس سے نور ساماں ہے فضائے بزمِ امکانی
بنے اگلے نبی تجھ سے ہوئے پچھلے ولی تجھ سے
ترے ہی فیض سے ارزاں ہوئی شاہوں کو سلطانی
مقاماتِ عروجِ روح تم سے ہیں نہ تم ان سے
ہے سورج خود سے روشن اور شعاعیں اس سے نورانی
نبوت ہی نہیں ختمِ نبوت کے ہو تم حامل
ستارے انبیاء ہیں اور تم ہو مہرِ نورانی
زمینی طاقتوں کا منتہا ہے ایٹمی ذرہ
خدائی طاقتوں کا منتہا ہے ذاتِ نورانی
کمالاتِ نبوت ختم ہیں ذاتِ مقدس پر
نہ ہو ختم زمانی کیوں نہ پھر طغرائے پیشانی
براقِ برق پا تختِ رواں تھا ذاتِ اقدس کا
قدم کیا لیتا آکر منجمد تختِ سلیمانی

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ عارف، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

فرما گئے یہ ہادی — لا نبی بعدی

اسلام — انا خاتم النبیین لا نبی بعدی — ختم نبوۃ

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس

چناب نگر

26-27 اکتوبر 2023 کو ہوگی

سالانہ پُروقار تحفظ ختمِ نبوت ﷺ کانفرنس

عظیم الشان

ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

بمقام: جامع مسجد الصادق — بہاولپور

بتاریخ: 7 اکتوبر 2023 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ان شاء اللہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب

خواجہ عزیز احمد صاحب

مولانا سید محمد سلیمان یوسف صاحب

مولانا منیر احمد منور صاحب

مفتی عطاء الرحمٰن صاحب

میاں محمود احمد صاحب

استاذ الخطباء، عظیم مذہبی اسکالر

حضرت مولانا شاہ نواز فاروقی صاحب — گوجرانوالہ

جنرل سیکرٹری مرکزی علماء کونسل پاکستان

عارف باللہ، قطب وقت، پیر طریقت رہبر شریعت، محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مولانا خان خاکوانی حافظ محمد ناصر الدین نقشبندی مجددی پیر صاحب

مرکزی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

شاہین ختم نبوت، فاتح قادیانیت، عالم باعمل

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

پروانہ ختم نبوت عالم باعمل

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب

مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسحاق ساقی صاحب

مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب — صدر مدرس اسلامی مشن بہاولپور

حضرت مولانا محمد مرتضیٰ صاحب

حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی صاحب

حضرت مولانا ارشاد الحق صاحب — خیرپور

استاذ العلماء مبلغ اسلام، عالم باعمل حضرت مولانا محمد وقاص کریم صاحب

مہتمم جامعہ عمر بن خطاب

ترجمان اہلحدیث حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب

امیر متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان

محترم جناب بلیغ الرحمٰن صاحب — گورنر پنجاب

حضرت مولانا محمد انس صاحب — ناظم دفتر مرکزیہ ملتان

یادگار اسلاف سفیر امن مولانا محمد میاں صاحب — جامعہ سراج العلوم لودھراں

مولانا منیر احمد ریحان — قاری غلام یاسین صدیقی — مولانا محمد مظہر اسعدی

قاری منظور احمد مدنی — مولانا رشید احمد عباسی — مولانا محمد عبداللہ صاحب

قاری سیف الرحمٰن راشدی — مولانا عبدالصمد صاحب — مولانا غلام یاسین عثمانی

مولانا عبدالحکیم صاحب — مولانا صہیب احمد صاحب — مولانا محمد عثمان

مولانا عبدالخالق — مولانا محمد عدنان صاحب — مولانا محمد سلمان

مولانا سیف الرحمٰن — مولانا حبیب الرحمٰن صاحب — مولانا عبدالشکور صاحب

حاجی محمد طیب عثمان — حاجی منیر احمد اختر — خورشید عالم

قاری زبیر احمد صاحب — قاری امام دین تبسم — مولوی محمد طیب صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

0300-6851586
0322-6532053
0323-6517480

عابد ندیم اینڈ سنز ملتان 0303-6631714, 0332-4146316, 0303-5561802